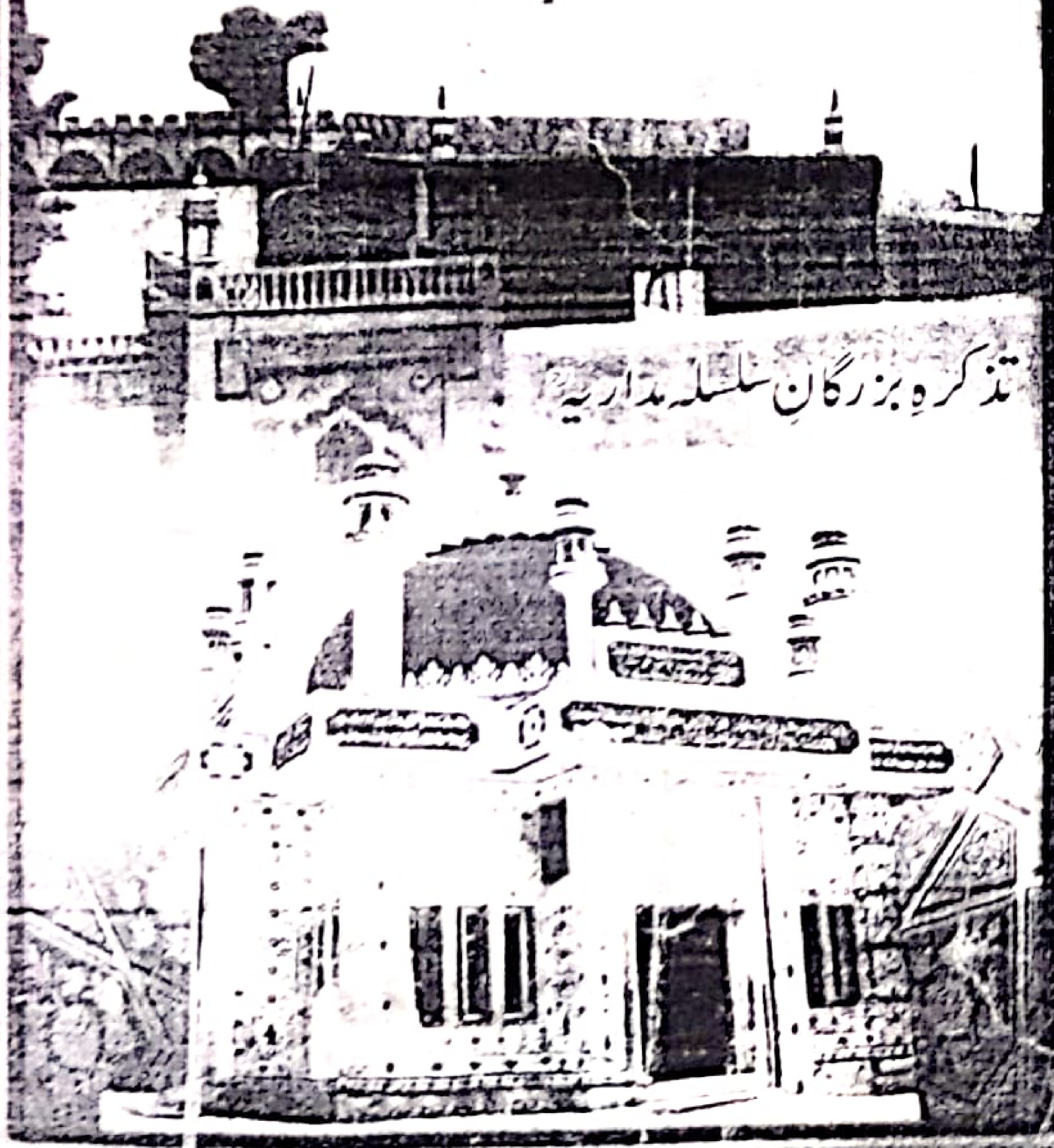
فیضانِ مدارؒ

تذکرۂ بزرگانِ سلسلہ مداریہ





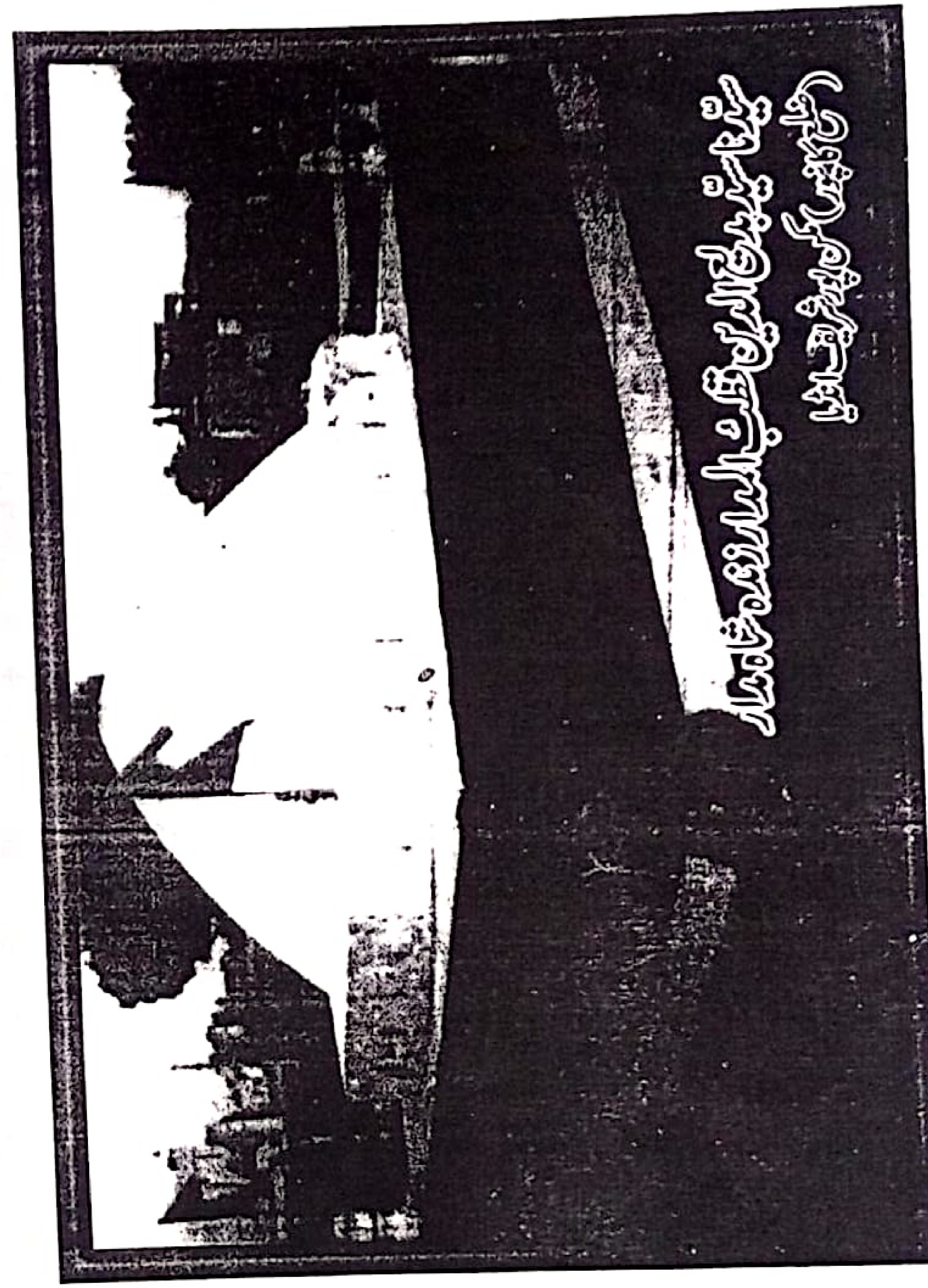
"انتساب"

اس تالیفِ لطیف کو بالعموم جملہ اولیائے اُمت اور بالخصوص حضرتِ قطبُ المدار العالمین سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلۂ مداریہ کے جملہ بزرگان کے نام منسوب کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو مقبول و مستجاب فرما کر آخرت میں اسے ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے

آمین۔

(مرتب و مولف)

شبیر سانبھری



شجرہ عالیہ مداریہ

جناب فیض مآب سیّد بدیع الدین قطبُ المَدار

فضل کر یا رب محمد مصطفٰے کے واسطے — بخشدے مجھ کو محمد مجتبٰے کے واسطے
یا خُدا میں سخت تر ہوں قید عصیاں میں اسیر — دے رہائی تو مجھے شیرِ خُدا کے واسطے
رحم کر تو واسطے خواجہ حسن بصریؒ کے ربّ — اور حبیب عجمیؒ ہمارے پیشوا کے واسطے
بایزید بسطامیؒ کی خاطر دل کو میرے شاد کر — حضرت قطبُ المدارؒ باصفا کے واسطے
عفو کر میری خطا قاضی مطاہرؒ کے لئے — اور حمید الدّینؒ مُرشد پار سا کے واسطے
حضرت سیّد محمد راحتؒ ربّ جہاں — مشکلیں آسان ہوں اس مقتدا کے واسطے
اَز طفیلِ سیّد کافورؒ کر حاجت رواں ! — سیّد نوروزؒ ہادی حق نما کے واسطے
معاف کر میری خطا میراں بجزنگ شاہؒ کیلئے — اور حاجی لاغرستؒ حق رہ نما کے واسطے
کام شیریں کر میرا حاجی چیتنؒ کے ربّ — اور بدھ شاہ چاندؒ مرشد اولیا کے واسطے
کشف دل کو دے میرے تو واسطے قوت علیؒ — ہادی حُبّ علیؒ صاحب رضا کے واسطے
شاہ حضوری ہادی ببر علیؒ مُرشد میرے — ہو دعا مقبول اس راہِ ہُدا کے واسطے
دل کو میرے کر منور شاہ محبت کے لئے! — پیر بیلے شاہؒ مُرشد اتقیا کے واسطے
ازراہِ خُدا فضل و کرم ربّ العُلاؒ! — پیر جمال اللہؒ مُرشد باصفا کے واسطے
رہبر راہِ شریعت ہیں محمد شاہ علیؒ — ہو دعا مقبول اس راہِ ہُدا کے واسطے
کشفِ دل کو دے میرے تو واسطے نواب علیؒ — مشکلیں آساں ہوں اس مُقتدا کے واسطے
پیر ہیں مسند نشیں حاجی انوار علی شاہ پیشِ حضور — بخش دے یارب گناہ سب عارفوں کے واسطے
یا الٰہی آرزو ہے روز و شب تجھ سے پُکار! — سب مریدوں کو خدا دیجو وقار !۔
سب مریدوں کو خدا دے دے شعور — صدقہ ان کو کر عطا آلِ حضور۔!
یاد میں ہر دم تو مجھ کو ساتھ رکھ — بال بچوں کو تو ان کے شاد رکھ۔!

دین و دنیا کے بَر آئیں ان کے کام
بے تردّد جملہ یاربّ اَنام

مختصر تذکرۂ قطبُ المَدارؒ

آپؒ ملکِ شام کے شہر حلب میں یکم شوال ۲۴۲ھ بروز پیر صبح صادق کے وقت اس دنیائے فانی میں تشریف لائے آپؒ سیّد گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کا اسم گرامی بدیع الدین ہے اور آپ کے والد کا نام سیّد علی ہے یعنی آپ حَسنی حُسینی سیّد ہیں آپؒ کا شجرۂ مبارک چند ہی واسطوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے آپ کے جلوے روزِ ولادت ہی سے آپ کی ولایت کی خبر دے رہے تھے۔آپؒ کی عمر مبارک پانچ سال ہوئی تو آپ کے والد بزرگوار نے آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے حضرت علامہ مولانا حذیفہ شامیؒ جو اُس وقت کے بہت بڑے عالم شمار کئے جاتے تھے۔کا انتخاب فرمایا۔علاّمہ صاحب نے بھی دل و جان سے آپ کی تربیت فرمائی۔آپ جب مکتب تشریف لے جاتے تو راستے میں (ھذاالولی اللہ) یعنی یہ اللہ کا ولی ہوگا کی غیبی آواز سنائی دیتی۔آپ چھوٹی عمر ہی میں عبادت وریاضت میں مشغول ہوگئے ان تمام حالات سے آگاہ ہوکر حضرت حذیفہ شامیؒ آپ کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھایا کرتے تھے بہت قلیل عرصے میں آپ کو علومِ قرآنی تفسیر واُصولِ تفسیر، فِقہ منطق وفلسفہ سے اس طرح آراستہ فرمایا کہ آپ اپنے وقت کے محدث کہلانے لگے۔

مناجات

شبیر سانبھری

گردشوں سے نکال یا مولا
ہر مصیبت کو ٹال یا مولا

تُو تو ہر شے پہ پورا قادر ہے
کون تیری مثال یا مولا

تیری رحمت کے آسرے پہ ہوں
گر نہ جاؤں سنبھال یا مولا

اپنے پیارے حبیب کا صدقہ
میری جھولی میں ڈال یا مولا

دل میں خواہش ہے دیدِ طیبہ کی
دل کی حسرت نکال یا مولا

کلمہء طیبہ پڑھے شبیر
جس گھڑی ہو وصال یا مولا

نعتِ رسول ﷺ

رحمتِ دو جہاں تیرے صدقے
حامیٔ بے کساں تیرے صدقے

دے مجھے بھیک اے میرے داتا
کھارہا ہے جہاں تیرے صدقے

وجہ کون ومکاں ہے ذات تیری
باعثِ کُن فِکاں تیرے صدقے

کیا کسر تھی کہ میں تو مُجرم تھا
مل گئی ہے اماں تیرے صدقے

بات میری تیرے کرم پر ہے
شافعِ عاصیاں تیرے دم صدقے

عاصیوں کو بھی مل گئی جنت
مُرسلِ مُرسلاں تیرے صدقے

جان شبیر کی تیرے قربان
میرے دونوں جہاں تیرے صدقے

دو جہاں میں ہیں حسن فطرت کی
ساری راعنائیاں تیرے صدقے

(شبیر سانبھری)

حمد

پروفیسر ثاقب قریشی

کب تیرا اختتام ہے یاربِ عالمین
بس تجھ کو ہی دوام ہے یاربِ عالمین

کوئی نہیں شریک ، فقط تیرے ہاتھ میں
کونین کی زمام ہے یاربِ عالمین

شہہ رگ سے بھی زیادہ ہے انسان سے تیرا قُرب
تیرا ہی یہ مقام ہے یا یاربِ عالمین

ارض و سما و آب و ہوا ہوں کہ مہر و ماہ
تیرا ہی فیضِ عام ہے یاربِ عالمین

تیرے کرم سے وقت دکھاتا ہے اپنے رنگ
دن رات صُبح شام ہے یاربِ عالمین

ہیں تیری رحمتوں کے دریچے کھلے ہوئے
تو رحمتِ تمام ہے یاربِ عالمین

جتنے بھی تیرے نام ہیں اَزبر ہیں اس کو سب
پڑھتا یہ دل مُدام ہے یاربِ عالمین

یارب ترے ہی فضل وکرم سے ملا مجھے
جو بھی مرا مقام ہے یاربِ عالمین

اپنے کرم سے دہر میں مقبول عام کر
ثاقب کا جو کلام ہے یاربِ عالمین

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کائنات کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی محبت میں تخلیق فرمایا آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس ہی وجہ تخلیق کائنات ہے لاکھ لاکھ شکر اس پروردگار کا جس نے ہمیں اشرف المخلوقات کا شرف عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے حبیب ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا۔

اور ہم انسانوں کی رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کو سردار الانبیاء، رحمت اللعالمین اور خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کے بعد دینِ اسلام کی تبلیغ کا کام آلِ رسول، اصحابِ رسول اور اولیائے اُمت کے سپرد فرمایا۔

اور معراج کی شب اپنے پیارے حبیب ﷺ سے وعدہ فرمایا کہ میں تیری اُمت میں ایسے ایسے ولی پیدا کروں گا جو بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے اُن ہی ذی مرتبہ ولیوں میں ایک بہت مشہور ولیِ کامل حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار کا نام آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ حسنی حسینی سید ہیں اور آپ نے دینِ اسلام کی خدمت کرتے ہوئے لاکھوں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔

آپ سے سلسلہ مداریہ جاری وساری ہوا۔ اس سلسلے کے اولیائے کرام آج بھی مخلوقِ خدا کو راہِ ہدایت پر گامزن کر رہے ہیں۔

دیباچہ

پیش نظر کتاب فیضانِ مدار حضرت پیر انور علی شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت پیر نواب علی شاہ (بخشنے والے) کے حکم پر ترتیب دی گئی ہے تاکہ عوام الناس کو بالعموم اور اہل سلسلہ کو بالخصوص اپنے سلسلے کے بزرگوں کی زندگی کے پاکیزہ حالات، واقعات، کرامات اور وظائف کے بارے میں مکمل معلومات فراہم ہو سکیں جن کے سبب مخلوقِ خدا کے دلوں میں اولیائے کاملین کی محبت اجاگر ہو۔ اور اُن کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر دو جہاں کی کامیابی حاصل کر سکیں۔ اور بعد از وصال اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کے مزارات پر حاضری دے کر فیض یاب ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اس کتاب کو مقبولِ عام فرمائے۔ اور اس کی افادیت کو قائم ودائم رکھے اور اس کے مطالعے سے راہِ حق اختیار کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

(آمین)

منقبت "بحضور قطب المدارؒ"

حضرت مولانا ضیاءؒ القادریؒ

جہانِ علم و عرفاں کے دوامی یادگار آئے
بدیع الدین قطب الاولیاء قطب المدار آئے

رُخِ حُسن آفریں کا آئینہ تھا حُسنِ رخ جن کا
جہانِ حُسن میں وہ حُسن کے آئینہ دار آئے

خصوصی شان خاصانِ خُدا میں حق نے دی اُن کو
خدا والے ہیں شاہد خاصہء پروردگار آئے

ہوئے اقطاب میں اکمل ہوئے ابرار میں افضل
مشائخ کو نظر اُن میں فضائل بے شمار آئے

براہ راست ہے جن کو رسول اللہ ﷺ سے نسبت
اویسی سلسلے کے وہ شہہ عالی وقار آئے

سُلوکِ معرفت کے آپ ہیں وہ ہادیٔ کامل
بہت کم آپ جیسے قطب عالم نام دار آئے

مدارِ معرفت تم پر ہے یا خواجہ بدیع الدینؒ
ضیاء بن کر تمہاری بزم میں مدح نگار آئے

آپ ۲۵۹ھ میں بیت المقدس کے صحن مبارک میں حضرت بایزید بسطامیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ عرصہ دو سال پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر تعلیم سلوک میں مشغول رہے۔ ذکر و اذکار، مراقبات و تزکیہ نفس کثرت سے کیے۔ پیر و مرشد نے آپ کو حبس دم کی تعلیم سے سرفراز فرمایا۔ جس سے آپ کی کھانے پینے کی خواہش جاتی رہی۔ پھر پیر و مرشد نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا اور حکم ارشاد فرمایا کہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر اپنے جدِ امجد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دربار اقدس میں حاضری دو آپ ﷺ انتظار فرما رہے ہیں۔ ارشاد مرشد سنتے ہی قدم بوس ہو کر رخصت ہوئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر حج ادا کیا۔ پھر مدینہ طیبہ پہنچ کر دربار رسالت میں حاضری دی۔ حاضری کے دوران حکم ارشاد ہوا بدیع الدین تم ہندوستان جا کر مخلوق خدا کی ہدایت میں کوشش کرو۔ آپ نجف اشرف ہوتے ہوئے عازم ہندوستان ہوئے وہاں پہنچ کر گجرات کے نواح میں قیام پزیر ہوئے جہاں ہزاروں لوگوں نے آپ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔ بعد ازاں آپ نے ہندوستان کے بہت سے شہروں میں قیام کیا اور مخلوق خدا کو فیض یاب کرتے ہوئے اجمیر شریف پہنچے وہاں تاراگڑھ پر قیام فرمایا حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے ملاقات ہوئی حضرت قطب المدارؒ کے خلفاء کی کثیر تعداد بتائی جاتی ہے۔

کرامت قطب المدارؒ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت قطب المدارؒ دریا کے کنارے تشریف فرما تھے۔ ایک سوداگر اپنا مال کشتی میں رکھ کر روانہ ہوا کچھ دور جا کر وہ کشتی دریا میں ڈوب گئی ایک شخص جو وہاں موجود تھا اُس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعے کی خبر دی تو آپ نے اُسے ایک مٹھی خاک عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو دریا میں ڈال دینا جب اس شخص نے وہ خاک دریا میں ڈالی تو کشتی خود بخود پانی کی سطح پر نمودار ہو گئی۔ (بحوالہ مدار اعظم صفحہ 90)۔

آپ نے ۵۹۶ برس کی عمر پائی اور ۱۷ جمادی الاوّل ۸۳۸ھ کو اس دنیائے فانی سے پردہ فرما گئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی تدفین آپ کے سونتی حجرے ہی میں کی گئی۔

آپ کا مزار اقدس ہندوستان کے شہر مکن پور شریف میں مرجع خلائق ہے آپ کا عرس مقدس ہر سال ۱۷ جمادی الاول کو نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔



چادر شریف۔ پیر علی محمد شاہ بھٹنڈہ شریف



فیض پاتا ہے تم سے ہر اِک سلسلہ
تم ہو محسن تو پھر کیوں نہ بھیجیں بھلا
اولیائے زماں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدار جہاںؒ تم پہ لاکھوں سلام

صدرِ بزمِ ولا نورِ خیر البشر
سوزِ بے کس پہ بھی ہو کرم کی نظر
اے شہہ اِنس و جاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدار جہاںؒ تم پہ لاکھوں سلام

ارضِ ہندوستاں کے مقدر کھلے
یعنی عالم کا قطب المدار آگیا

جب ازل میں نگہبان بننے لگے
میرے حصے میں قطب المدار آگیا

آپ کے در سے وابستگی کیا ہوئی
اپنی تقدیر پر اعتبار آگیا

دل کے تاروں میں جھنکار پیدا ہوئی
لب پہ جب نعرۂ دم مدار آگیا

اُس کا سینہ مدینہ بنا ہے ادیبؔ
آپ کے جو قریبِ مزار آگیا

سلام

بحضور حضرت قطب المدارؒ

رہبرِ عارفاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

محفلِ اولیاء میں ہو تم تاج ور
کوئی تم سا جہاں میں نہ آیا نظر
سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

دل کشی تم سے باغِ رسالت میں ہے
نور و نکہت ریاضِ ولایت میں ہے
جانِ ہر گلستاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

منقبت

الحاج سید ذوالفقار علی قمر وقاری مداردی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیدنا مدار العالمین

جو دربارِ نبوت سے کوئی پیغام آتا ہے
تو قطبِ دوجہاں وہ آپ ہی کے نام آتا ہے

فلک کے ہاتھ ہم برباد تو ہونے کو ہوجائیں
مگر فرمائیے یہ کس کے سر الزام آتا ہے

تمہی اک لاج رکھتے ہو زمانے میں غلاموں کی
مصیبت میں وگرنہ کون کس کے کام آتا ہے

تمہارے دامنِ رحمت میں اُن کو ہے جگہ ملتی
جو پھر پھر کے جہاں بھر سے کوئی ناکام آتا ہے

قمر تسکین کی رو دوڑ جاتی ہے میرے دل میں
زبان پر جب مدارِ دوجہاں کا نام آتا ہے

منقبت

حضرت قطب المدار

ادیب مکن پوری

لب پہ جب نام قطب المدار آگیا
مٹ گئی بے قراری قرار آگیا

جس نے اُس در پہ آکر جھکادی جبیں
خود بہ خود اُس پہ رحمت کو پیار آگیا

اُٹھ گئی جب نگاہ کرم آپ کی
بے پیئے وجد میں بادہ خوار آگیا

اُس کو آنسو کے بدلے تبسم ملا
آپ کے در پہ جو اشک بار آگیا

منقبت

حاجی اشفاق حسین اور انیس قادری

مکن پور اور بھٹنڈہ کی تجلی ہم نے دیکھی ہے
جو بد قسمت تھے قسمت بھی بدلتی ہم نے دیکھی ہے

تیرے در کا عجب ہے فیض اے حاجی رتن دولہا
خدا شاہد ہے رحمت بھی برستی ہم نے دیکھی ہے

نہ ہو جس کو یقیں وہ دیکھ لے نواب علی شاہ کو
کہ ہر دم نور کی بارش برستی ہم نے دیکھی ہے

تیرے دیدار کو اے پیر و مرشد جو بھی کرتا تھا
تو دل کی کیفیت یکسر بدلتی ہم نے دیکھی ہے

تیری صورت تیری سیرت کے میں قربان اے حضرت
کہ پھولوں کی طرح زلفیں مہکتی ہم نے دیکھی ہے

کچھ بجلیاں سی بھر دے خاموش زندگی میں
اک انقلاب بن کر آجوش زندگی میں
باقی رہے ہمارے نہ ہوش زندگی میں
چپکے سے آکے ہوجا روپوش زندگی میں
بے جانِ سا پڑا ہے غبارہ زندگی کا

ہے اِنحصار میرا اک جامِ زندگی پر
کھائی ہے میں نے ٹھوکر ہر گامِ زندگی پر
نظریں لگی ہوئی ہیں انجامِ زندگی پر
نازاں نہیں ہوں قطعاً ناکامِ زندگی پر
دیکھا نہیں ہے میں نے نظارہ زندگی کا

جس گھر میں تو نہیں ہو اس گھر کی زندگی کیا
دُنیا ہے ایک منظر ، منظر کی زندگی کیا
پھرتا رہا ہے در در ، در در کی زندگی کیا
تیرے بغیر تیرے مشتاق کی زندگی کیا
بن جا تو آکے اب تو سہارا زندگی کا

کرامت حضرت پیر نواب علی شاہؒ

جناب حضرت پیر نواب علی شاہ سجادہ نشین حاجی رتن بھٹنڈہ شریف جن کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور اس دربار سے بفضل خدا ہر شخص فیض پاتا رہا ہے میری ملاقات ویسے تو اس سے قبل بھی تھی مگر چونکہ جب سے میں حیدرآباد آیا ہوں اکثر و بیشتر جناب اعلیٰ حضرت سے شرفیابی کے مواقع حاصل ہوتے رہے ہیں ویسے تو بہت سے واقعات ہیں جنہیں قلم میں طاقت نہیں کہ وہ بیان کر سکے مگر ایک خاص و اہم کرامت کا واقعہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی سنتا ہے اور جلدی سنتا ہے۔ میں اولاد سے محروم تھا اور میرے ہاں بچے ہوتے اور مرجاتے تھے اس کے بعد کافی عرصہ تک کوئی اولاد نہیں ہوئی میں نے دوسری شادی کی مگر اس کے ہاں بھی کوئی بچہ کی امید نہ ہوئی میں پیر صاحب کے پاس علاج کی غرض سے جیسا کہ لوگوں کا خیال ہوتا ہے اسی خیال سے گیا۔ تو حضرت نے دعا فرمائی اور میری بیوی کو نقش عطا فرمایا۔ قدرت کی شان کریمی کہ دونوں بیویوں سے لڑکے پیدا ہوئے جس میں سے ایک تو خدا کو پیارا ہو گیا مگر جس عورت کا علاج پیر صاحب نے کیا تھا آج تک اس کے ہاں صحت مند بچے موجود اور زندہ ہیں۔

نذرانہ عقیدت بحضور حضرت پیر نواب علی شاہ صاحب
[illegible]

بیزار زندگی سے ہے [illegible] زندگی کا
اب ڈھونڈتا سکوں ہے دیوانہ زندگی کا
بام عروج پہ ہے [illegible] زندگی کا
مل جائے زندگی کو سہارا زندگی کا
کر دو نواب علی شاہ [illegible] زندگی کا

قائل نہیں ہیں ہم اس بے جان زندگی کے
کر دو [illegible] سامان زندگی کے
دل میں مچل رہے ہیں ارمان زندگی کے
بحر سکوں میں اٹھتے ہیں طوفان زندگی کے
آیا نظر نہ ہم کو [illegible] زندگی کا

شاہؒ (بھنڈہ شریف) اور حضرت پیر رستم علی شاہؒ سجادہ نشین درگاہ میراں صاحب بھنڈہ شریف مندرجہ بالا پیرانِ عظام و مشائخ کرام کے علاوہ ریاست پٹیالہ کے مہاراجہ بھپندر سنگھ نے اپنے وزیر خوراک رانجھا سنگھ اور سیکریٹری وزارت خوراک قاضی منظور احمد کو دستارِ فضیلت کی تقریب میں اپنی نمائندگی کے لئے بھیجا اور نذرانہ پیش کیا نیز اس تقریب دستار فضیلت اور چہلم حضرت پیر علی محمد شاہؒ پر ہونے والے تمام اخراجات سرکاری خزانے سے ادا کیے گئے۔

یوں تو حضرت پیر صاحب کی زندگی کے بے شمار واقعات موجود ہیں جنہیں قلم بند کیا جا سکتا ہے لیکن اختصارات کے پیش نظر چند ایک واقعات بندگان خدا کی معلومات اور گستاخان بزرگان دین کی ہدایت اور عبرت کے لیے پیش ہیں ۱۹۵۶ء میں صوبہ سندھ کے مشہور شہر نواب شاہ میں ایک جھوٹے اور مکار شخص نے حضرت پیر صاحب کے خلاف جائیداد اور درگاہ شریف کے حصول کے لیے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا اور اپنے آپ کو اصلی پیر ثابت کرنا چاہا لیکن اس شخص کو منہ کی کھانا پڑی اور مقدمہ کا فیصلہ حضرت صاحب کے حق میں ہوا۔

بالکل ایسا ہی ایک واقعہ حیدرآباد میں رونما ہوا۔ حضرت پیر صاحب نے ایک بے سہارا عورت کو از راہِ کرم پناہ دی لیکن اس چالاک اور مکار عورت نے احسان فراموشی کا مظاہرہ کیا اور حضرت پیر صاحب کی رہائش گاہ اور دوسری جائیداد پر قبضہ کرنے کی غرض سے اپنے آپ کو مالکہ ظاہر کیا اور عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ جب حیدرآباد کی مقامی عدالت نے اس عورت کے خلاف فیصلہ دیا تو اس نے لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا لیکن اس عدالت کا فیصلہ بھی پیر صاحبؒ کے حق میں ہوا۔ آپ کا وصال ۲۳ دسمبر ۱۹۷۳ء بروز پیر شب ۳۰:۱ بجے ہوا۔

بقول شاعر!

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

آپ جنوری ۱۹۲۶ء میں بھٹنڈہ شریف میں صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ والد کا نام صادق علی شاہ اور دادا کا اسم گرامی نیک محمد شاہ جو پیر علی محمد شاہ کے چھوٹے بھائی تھے جب آپ کی عمر تقریباً تین سال کی تھی تو آپ کے پیرو مرشد حضرت پیر علی محمد شاہؒ نے آپ کو اپنے بھائی سے مانگ لیا اور اس وقت سے لے کر حضرت کی وفات تک آپ ہی کی سرپرستی میں دینی و دنیاوی اور روحانی تربیت حاصل کی آپ نے حضرت پیر علی محمد شاہؒ کے علاوہ حضرت بدرالدین شاہؒ سجان گڈھ (ہندوستان) والے سے روحانی فیض حاصل کیا اور ان کے بالکے ہوئے۔ حضرت بدرالدین شاہؒ کے سلسلہ کا تعلق بھی سلسلہ عاشقان نوروز سے تھا اور روحانی فیض حاجی رتنؒ سے حاصل تھا۔ آپ نے دینی تعلیم بیکر (ہندوستان) میں حاصل کی آپ نے حضرت پیر علی محمد شاہؒ کے ساتھ رام گڑھ بیکر چورو۔ فتح پور۔ لباؤ وغیرہ کے کئی دورے کیے ان دوروں کا مقصد بندگان خدا کی روحانی ترتیب اور ان کے اخلاق و کردار کی اصلاح کرنا تھا۔

ان دوروں میں حضرت پیر علی محمد شاہؒ اور آپ کی ذات سے بے شمار لوگوں نے فیض حاصل کیا اور بدعقیدہ اور گم راہ لوگوں نے حق وصداقت کی منزل پائی۔

آپ ۱۹۴۶ء میں حضرت پیر علی محمد شاہؒ کے وصال کے بعد مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کی دستار فضیلت کے وقت سلسلہ عاشقان نوروز کے اکیس گدی نشین موجود تھے اور انہوں نے آپ کو اپنا سردار اور پیشوا تسلیم کیا جو گدی نشین وہاں موجود تھے ان میں سے چند اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت پیر محمد شاہ (کھنوٹھل ریاست نانا) حضرت پیر طریقت سردار علی شاہؒ (ضلع لدھیانہ) حضرت پیر شاہؒ (جیٹر شریف) حضرت گلاب شاہؒ (ریاست پٹیالہ) حضرت پیر دجان شاہؒ (سجادہ نشین انھور شریف) حضرت پیر صادق علی شاہؒ (دھورگوٹ ضلع لدھیانہ) حضرت پیر عاشق علی شاہؒ (گابروان شریف) حضرت بدو شاہؒ (درگاہ بھٹنڈہ شریف) حضرت پیر حسن علی شاہؒ (پیر نابادولی صاحب ثام ریاست پٹیالہ) حضرت پیر جماعت علی شاہؒ (کھنہ شریف ریاست پٹیالہ) بابا نتھو شاہؒ (گدی نشین درگاہ ماتھا بھانبی بھٹنڈہ شریف) حضرت پیر ماڑو شاہؒ (گدی نشین درگاہ سانگے شاہ بھٹنڈہ شریف) حضرت پیر رحمت علی

مقام معشوقی سے مقام اللہ الحمد میں پہنچے۔ درویشوں فقراء اور سالکان حق کا خیال ہے کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہو یا سفلی قطب المدار کے وجود سے ہے جیسا کہ خود حضرت عثمان غنیؓ بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَلْمَدَارُ الْاَ نْشیاءُ (مدار کل ہے سب اشیاء کا)

حضرت سیّدنا سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب میں تحریر ہے کہ اگر اسی عالم میں اقطاب کا وجود نہ ہو تو تمام عالم زیروزبر ہو جائے قطب فوقیت حاصل کرتا ہے تو قطب وحدت پر پہنچتا ہے اور مقام معشوقی سے سرفراز ہوتا ہے وہ مدارؒ واجلال حقانی بھی سنتا ہے اور اسے اقطاب کو معزول اور مقرر کرنے کا بھی اختیار ہوتا ہے جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ!

اَلْمَدَارُ الْمَظْهَرُلْ عَجائب دَرُجَتْ الْوَالهِيَّتِهِ يُوصَلِيَّ الرَّبُوبِيَّه

مدار مظہر ہے ہمہ عجائبات کا اور درجہ الوہیت کا اور ملنے والا پروردگار کا

عجائم توئی جاناؒ توئی دردل توئی ورماں توئی

حالاتِ زندگی اور اہم واقعات

حضرت پیر نواب علی شاہ

اس جہانِ فانی میں یوں تو ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ آئے اور گئے۔ ان میں کچھ ایسے تھے کہ جن کا نام لینے سے کراہت محسوس ہوتی ہے۔ اور انسانیت جن کے نام سے شرماتی ہے لیکن کچھ ایسے بھی تھے جن کا نام دنیا بڑی عزت واحترام کے ساتھ لیتی ہے غرض یہ کہ اپنی مختصر سی زندگی میں جو لوگ جیسا عمل کر جاتے ہیں وہی عمل ان کے مرنے کے بعد ان کی یاد کا سبب بن جاتا ہے۔ اچھے عمل ان کے مرنے بعد ان کی یاد کا سبب بن جاتے ہے۔ اچھے عمل کرنے والے لوگ ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور دنیا میں ان کا نام رشد وہدایت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک بزرگ حضرت پیر نواب علی شاہؒ تھے کہ جن کے اخلاق کریمانہ کی مثال نہیں ملتی۔ آپ کی ذات ایک ایسے ہیرے کی مانند تھی جس کی پہچان عام آدمی کی دسترس سے بالاتر ہو۔ اس کے برعکس وہ انسان جسے روحانیت کا شرف حاصل ہوا ہو۔ اور جس کا قلب روشن ہو۔ وہی آپ کے بلند مرتبے کو پہچان سکتا ہے۔

ہی رہے گا اور جھوٹ ایک نا ایک دن آشکارا ہو جائے گا نہ صرف روحانی ذرائع بلکہ قانونی طور پر بھی آپ کو درگاہ حضرت رتن شاہ بابا بھنڈہ شریف کا صحیح جانشین تسلیم کیا گیا بلکہ متعلقہ حضرات کو عدالتی سرزنش بھی کی گئی آپ نے شاہ مدارؒ کے سجادہ نشین برائے سندھ پاکستان کا حق ادا کرتے ہوئے ان سب لوگوں کو معاف کر دیا سلسلہ مداریہ کے بارے میں عام طور پاکستان میں خصوصاً سندھ میں بہت ہی کم لکھا گیا۔ غالباً اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس سلسلہ کے فقرا ملنگ اور درویش عام طور پر گوشہ نشین ہوتے ہیں اور انھیں دنیاوی شہرت دنیا سے لگاؤ اور دنیا کی جاہ و حشمت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ اس سلسلہ میں کتابی مواد فراہم کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ حضرت حیدر علی شاہ ارغوانی قلندر درگاہ غازی کمال شاہ ٹنڈو جان محمد نے سترہویں شریف حضرت شاہ مدار مکمل کر کے طبع کرائی تھی جس کی وجہ سے سلسلہ عالیہ مداریہ کے بارے میں ضروری مواد حاصل ہو سکا۔

اسی عنایت و مہربانی کے لیے میں جناب کا ممنون و مشکور ہوں کہ سلسلہ مداریہ کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کا ایک قول منقول ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اَلْمَدارُ یُفخَرِ اللّٰہِ وَلَا غیرُ اللّٰہ (مدار وہ ہے کہ اس کو فقر ہے اللہ کا نہ کہ غیر اللہ کا)

حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار کے کشف و کرامات برصغیر پاک و ہند کے گوشے گوشے میں مشہور ہیں اور طالبان حق ہی زندہ پیر کی حقیقت اور فیوض و برکات سے آج بھی ویسے ہی فیض یاب ہو رہے ہیں جیسا کہ ان کے قیام ارض کے زمانے میں فیض یاب ہوتے تھے آپ کے لئے منقول ہے کہ آپ اپنی مرضی و رضا سے اپنے مزار مبارک مکن پور شریف میں قیام فرما ہوئے اور سالکانِ حق کے نزدیک آپ زندہ اور موجود ہیں۔

جیسا کہ خود رب السمٰوٰت والارض فرماتا ہے۔ اِنَّ اَولیاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوتُونَ٥
(اللہ کے ولی مرتے نہیں دنیا سے پردہ کرتے ہیں)۔

حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ!

المدار فیظسه العالم والعلم بیدالمدار المدار الجمیل کمثل الجمال۔

مدار وہ ہے کہ محافظ ہے عالم و علم کا قبضہ میں مدار کے مدار الجمیل بے مثل جمال کے

آپ کے کمالاتِ بابرکات عشق الٰہی کا مظہر متحاوت جس کی وجہ سے مقام صمدیت میں آپ نے قرار پکڑا اخبار الخبار میں مرقوم ہے کہ قطب المدار

حضرت پیر نواب علی شاہ قدس سرہٗ جناب محمد شاہ عالم کی وفات کے بعد طبقات المداریہ کی گدی نشینی سے مشرف ہوئے۔

برصغیر کی تقسیم کے بعد موضع بھنڈہ سے مرجعت فرمائی اور سابق دارالسلام سندھ کے تاریخی شہر حیدرآباد میں بمقام پھلیلی قیام پذیر ہوئے یہیں پر آپ نے زیارت حضرت رتن شاہ بھنڈہ شریف سے مشرف ہونے کے لئے سائلانِ حق کے لئے درگاہ عالیہ کا قیام کیا جہاں سلسلۂ مداریہ کے دو روشن چراغ مدفون ہیں۔

۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء کو حضرت پیر نواب علی شاہ قدس سرہٗ نے بعمر ۵۵ سال وفات پائی اور اسی زیر تعمیر درگاہ میں مدفون ہوئے۔

آپ کے کشف و کرامات ورشد و ہدایت سے سرفراز ہونے والے سائلانِ حق کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ کی کوششوں اور جذبہء خدا ترسی کے مظاہرے پورے سندھ میں اور خصوصاً حیدرآباد میں زور و شور سے جاری رہے۔ طالبانِ حق آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر سرچشمہ حق سے فیض یاب ہوتے رہے آپ نے اطرافِ سندھ میں چاروں طرف سلسلۂ مداریہ کے قلندروں کو منظم کیا اور

ان کی روحانی اقدار دستِ کرم اور سائیں کی حاجت روائی کی نگرانی کی جس کی وجہ سے آج سندھ کے ہر شہر اور قریہ میں سلسلۂ مداریہ کے فیوض و برکات کا زمزمہ ہر طرف بہتا نظر آتا ہے۔

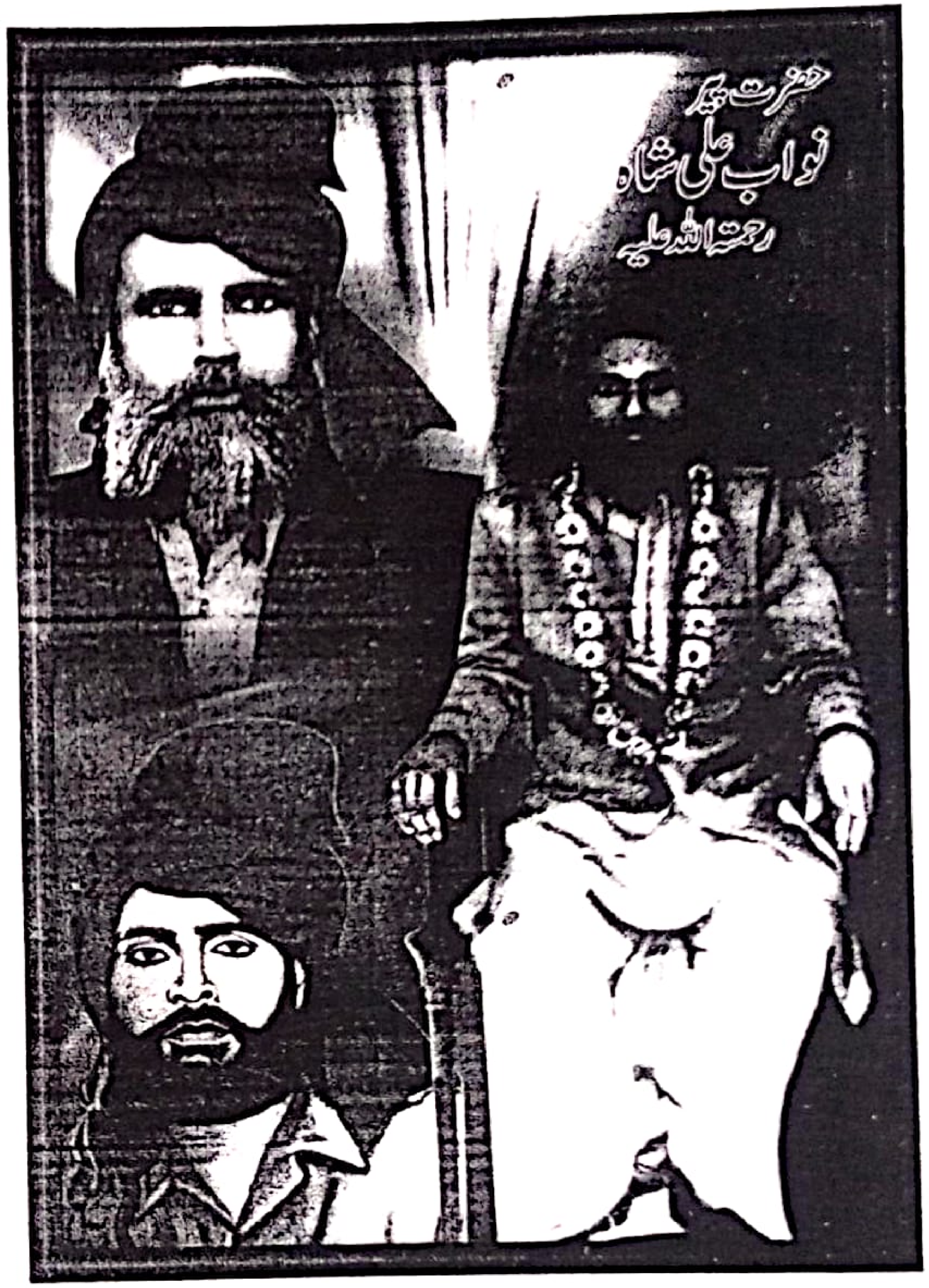
سلسلہ مداریہ کے بارے میں آنحضرت کا ارشاد ہے۔

المداُ هو القدارُ المدارُ كلُ كلٍ

مدار وہ ہے اسی سے قرار عالم ہے مدار کُل ہے کُل عالم کا

حضرت پیر نواب علی شاہ قدس سرہ العزیز کے روحانی کشف و کرامات کے واقعات مریدین و سائلین میں زبان زد عام و خاص ہیں خصوصاً آپ نے گم شدہ بچوں اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے لئے جس طرح دستگیری فرمائی وہ خاصہ خاصانِ حق کا ہی شرف ہے آپ نے کسی بھی طالب کو مایوس نہیں کیا یہاں تک کہ وہ لوگ بھی آپ سے فیض یاب ہوتے رہے جنہوں نے صرف پاکستان میں آ کر آپ کے خلاف سازشیں کیں بلکہ جنہوں نے خود اپنے آپ کو نواب علی شاہ کہہ کر گدی کے لئے مسائل پیدا کئے۔

لیکن جیسا کہ آقا و مولا حضرت سیّدنا حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا سچ سچ



سوانح حیات حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

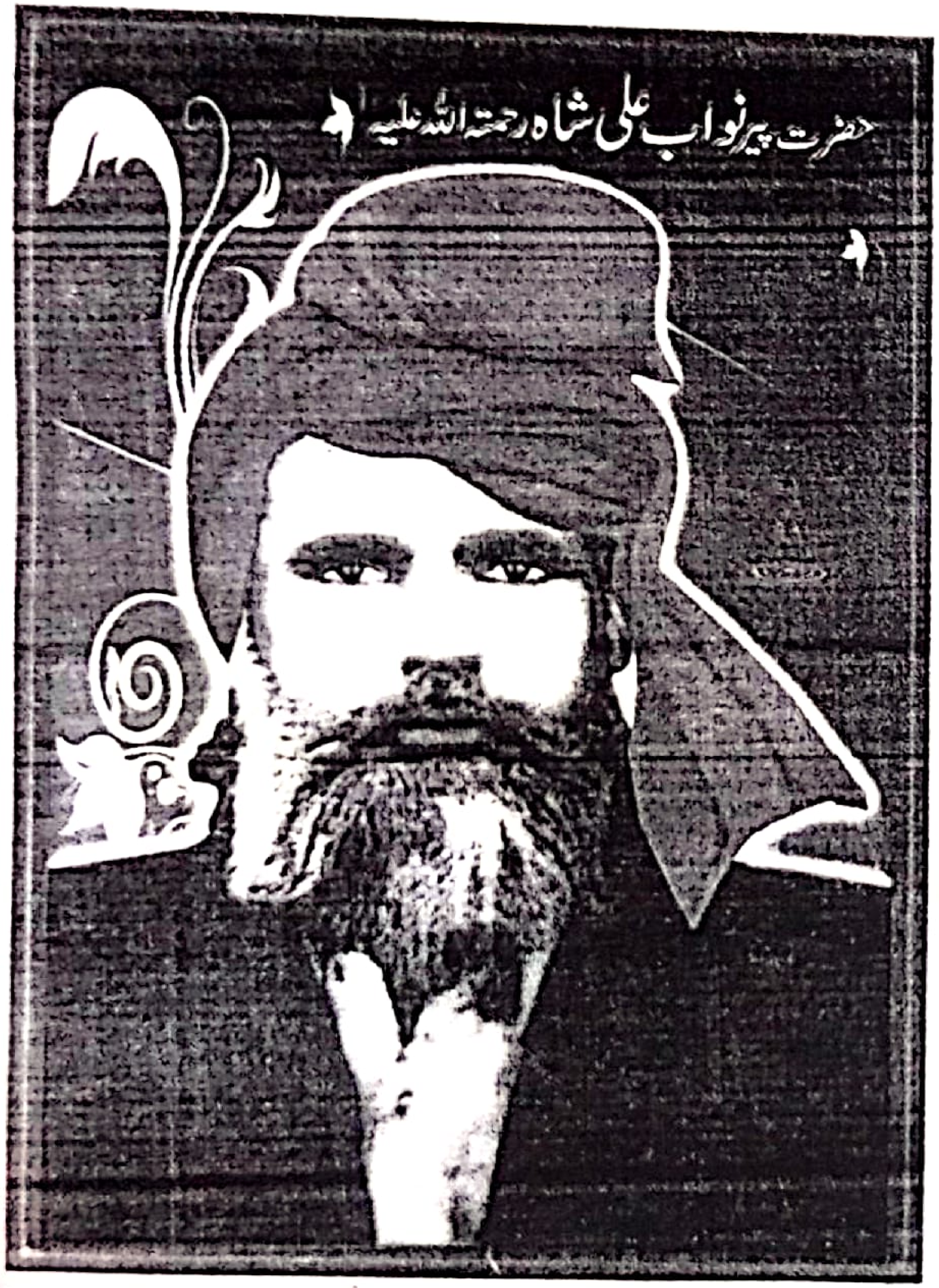
سلطان المشائخ حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز کا سلسلہ سترہ واسطوں سے قطب الاقطاب الاکبر حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرّہ العزیز الملقب قطب المدار شہنشاہ آفتاب عالم المعروف زندہ پیر سے ملتا ہے آپ کا مزار مبارک مکن پور شریف بھارت میں ہے۔

سلطان المشائخ حضرت نواب علی شاہؒ کا وطن مالوف بھٹنڈہ شریف ریاست بھٹنڈہ شریف بھارت ہے آپ موضع مشرقی پنجاب بھٹنڈہ شریف میں تولد ہوئے، وہیں تعلیم وتدریس حاصل کی۔

سلسلہ مدارج طبقات المداریہ کے مطابق آپ کا شجرہ شریف درج ذیل ہے۔

پیر نواب علی شاہؒ بن علی محمد شاہ بن جمال اللہ شاہؒ بن نبیلے شاہؒ بن محبت شاہؒ بن میر علی شاہؒ بن حُب علی شاہؒ بن توت علی شاہؒ بن سدھ شاہؒ چاند بن حاجی چھین شاہؒ بن حاجی لاغر مست شاہؒ بن میراں بھڑانگؒ بن سید نوروز شاہؒ بن سید کافور شاہؒ بن سید محمد راجیؒ شاہؒ بن حمید الدین شاہؒ بن قاضی مطاہر علی شاہؒ بن حضرت قطب المدارؒ بن بایزید بسطامیؒ بن حبیب عجمیؒ بن خواجہ حسن بصریؒ بن حضرت علی شیر خدا سے جا ملتا ہے۔

وہ چھپے ہیں کس طرف تُو ہی بتادے آسماں
کیونکہ تیرے چاندنے پائی ہے اُن کی ایک شاں
ویسے بھی مشہور ہے حاجی رتن کا خانداں
کہہ نہیں سکتی ہے کچھ بھی آج اصغر کی زباں
خیر ہم نے اپنے دل کو ہی بھٹنڈہ کرلیا



منقبت

بحضور حضرت پیر علی محمد شاہ صاحبؒ

جناب اصغر بیکانیری

پہلے تو چورو میں آکر ہم کو شیدا کرلیا
شکلِ نورانی سے سب کو محوِ جلوہ کرلیا
جس نے دیکھی اک جھلک اس کو ہی بندہ کرلیا
پھر یکا یک ہو کے رخصت ہم سے پردہ کرلیا
اب ہمیشہ کے لئے مسکن بھٹنڈہ کرلیا

علی محمد شاہ سی پر فیض صحبت ہے کہاں
دیکھنے والے بتائیں ویسی فرحت ہے کہاں
دل کے پردہ میں اگر دیکھیں تو ہمت ہے کہاں
اب وہ مل جائیں ہمیں ایسی تو قسمت ہے کہاں
وہ مسیحا جس نے مردہ دل کو زندہ کرلیا

کس قدر بے چین ہیں محرومِ دیدار سے
آرہے ہیں ہم نظر ہر شخص کو لاچار سے
کیسے بھولیں بات کو کرتے تھے وہ جو پیار سے
پیاس بجھ سکتی ہے تیری اک ذرا سی دھار سے
اے سمندر کیوں پیاسوں سے کنارا کرلیا

دیکھئے فرقت میں بیٹھے ہیں بنے تصویرِ غم
جیسے قدرت نے بنائی ہو یہ تصویرِ صنم
ایسی صورت میں خدا کے واسطے کیجئے کرم
اُس نبیؐ کا واسطہ تم کو دلائیں کیوں نہ ہم
جس نے ٹھوکر سے بتوں کے گھر کو کعبہ کرلیا

آج بھی تمام سلاسل کے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ولی کامل کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں۔ آپ کا شمار سلسلۂ مداریہ کے نامور بزرگان دین میں کیا جاتا ہے۔

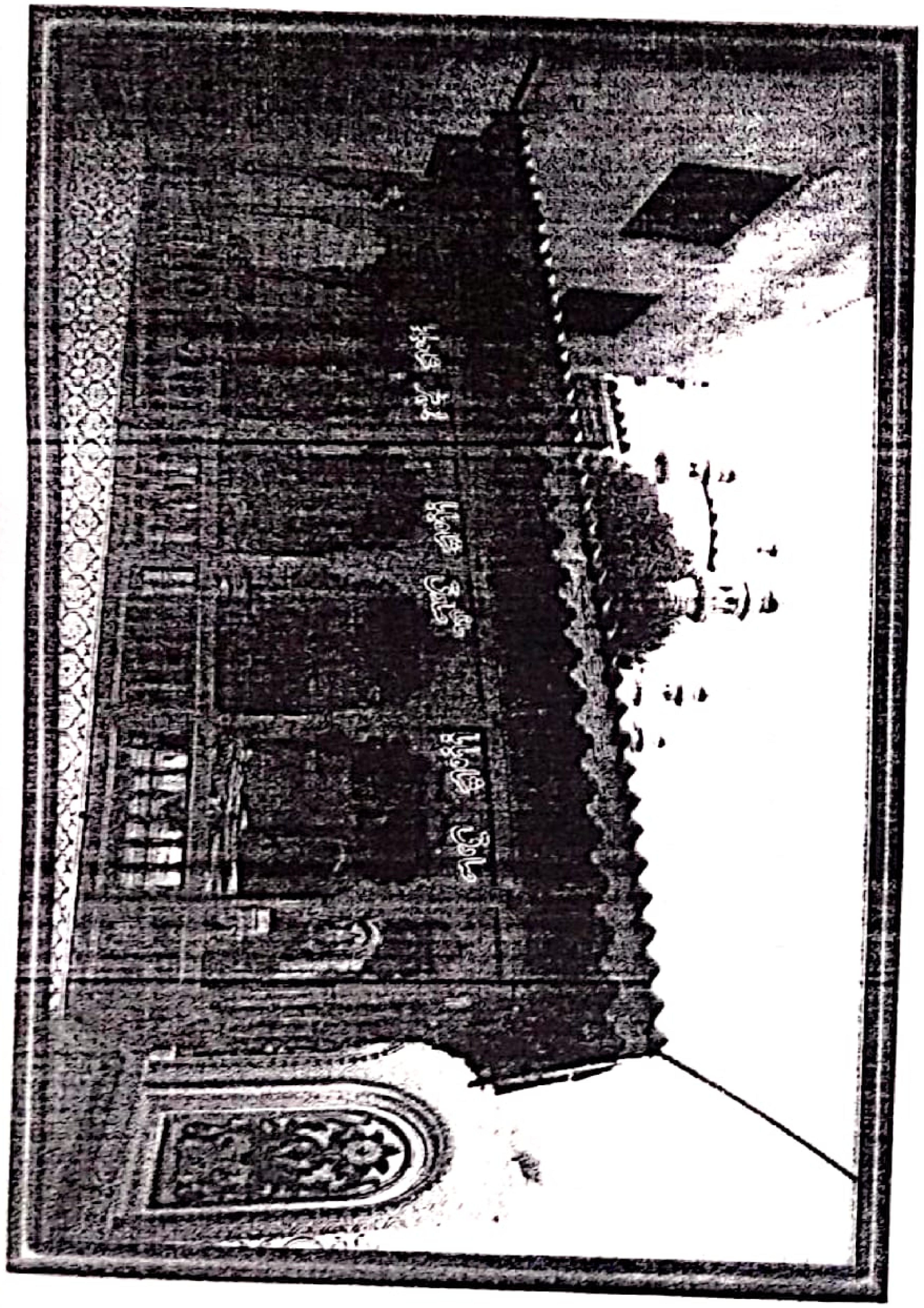
ویسے تو تمام برادریوں کے لوگ ہی آپ کے مریدوں میں شامل ہیں مگر خاص طور پر جلال شاہ بھٹی کی اولاد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہراول دستے کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہے۔

آج بھی ہندو پاک میں آباد اُن کی اولاد ہر معاملے میں پیش پیش نظر آتی ہے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتی۔ بلکہ جان و مال اولاد کی قربانی کیلئے ہمہ وقت تیار رہتی ہے۔ یہ غلامانِ علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ آج بھی حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مقدس کے موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر پہلی چادر پیش کئے بغیر نہیں رہتے۔ ان کا شمار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جاں نثاروں اور مزار اقدس پر نہایت عقیدت و احترام سے حاضری دینے والوں میں کیا جاتا ہے۔

کرامت حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مذہب کی سچائی سے متعلق بحث چھڑ گئی۔ ہندوؤں کی جانب سے ایک پنڈت کو اور مسلمانوں کی جانب سے حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مقابلے کیلئے منتخب کیا گیا۔ اور طے یہ پایا کہ دونوں اشخاص کو چالیس (۴۰) روز تک بغیر کھائے پیئے علیحدہ علیحدہ قبروں میں رکھا جائے دونوں میں سے جو زندہ بچے گا اُس کا مذہب سچا مانا جائے گا۔ چنانچہ ایک قبر میں پنڈت کو اور دوسری میں حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو داخل کر دیا گیا۔ اور پنڈت کی قبر پر ایک مسلمان کو اور پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ایک ہندو کو پہرے دار مقرر کر دیا گیا۔

چالیس روز بعد جب قبروں کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ پنڈت کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ حیات ہیں۔ یہ کرامت دیکھ کر سینکڑوں ہندو مسلمان ہو گئے۔ اور ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کی حفاظت بھی فرماتا ہے۔ اور انھیں فتح و نصرت سے بھی ہمکنار فرماتا ہے۔



منظر کشی دربارِ اقدس

حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

دربار شریف کے صحنِ مبارک میں تین مزارات ہیں۔

1۔ حضرت صادق شاہؒ۔

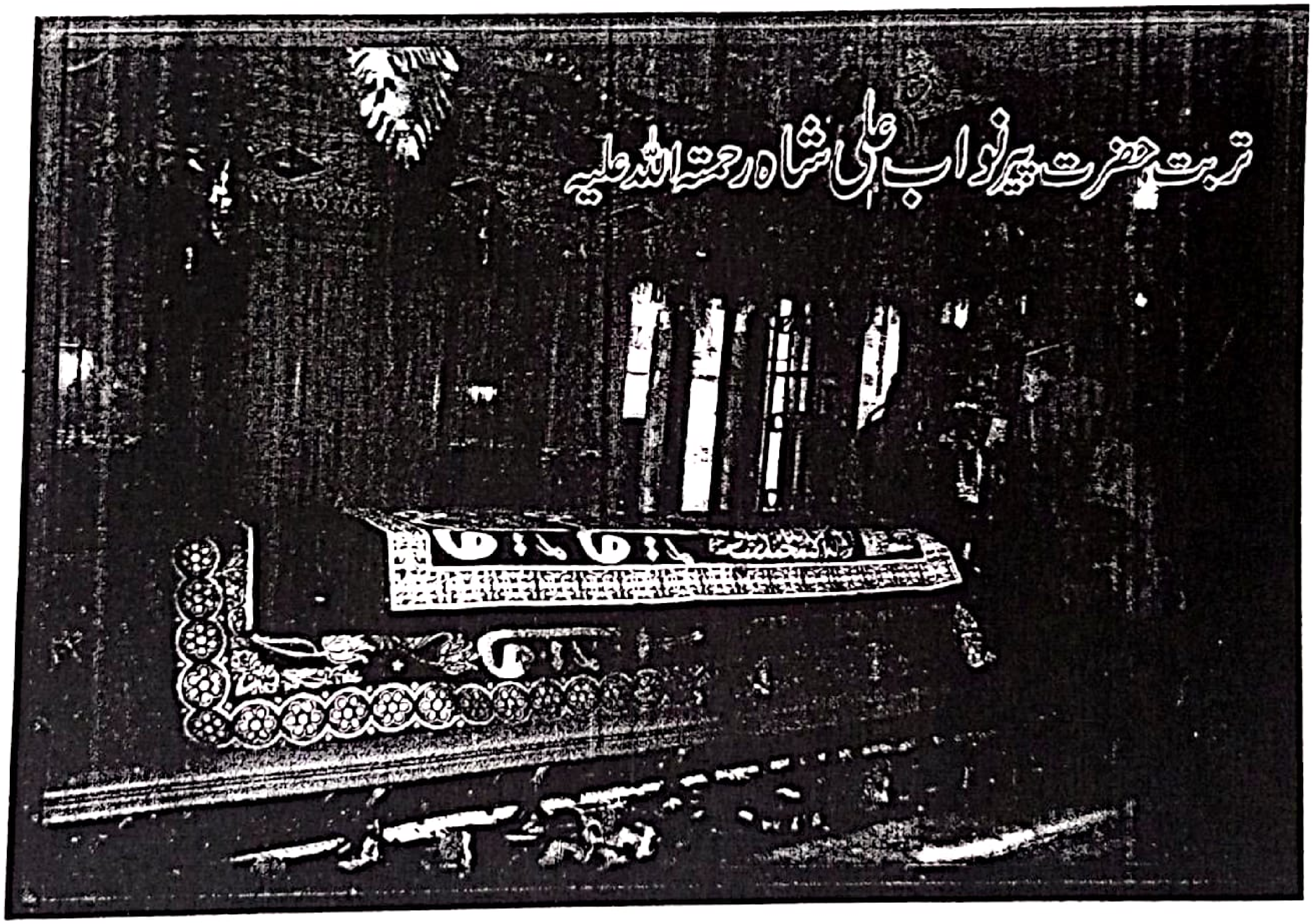
والد محترم حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

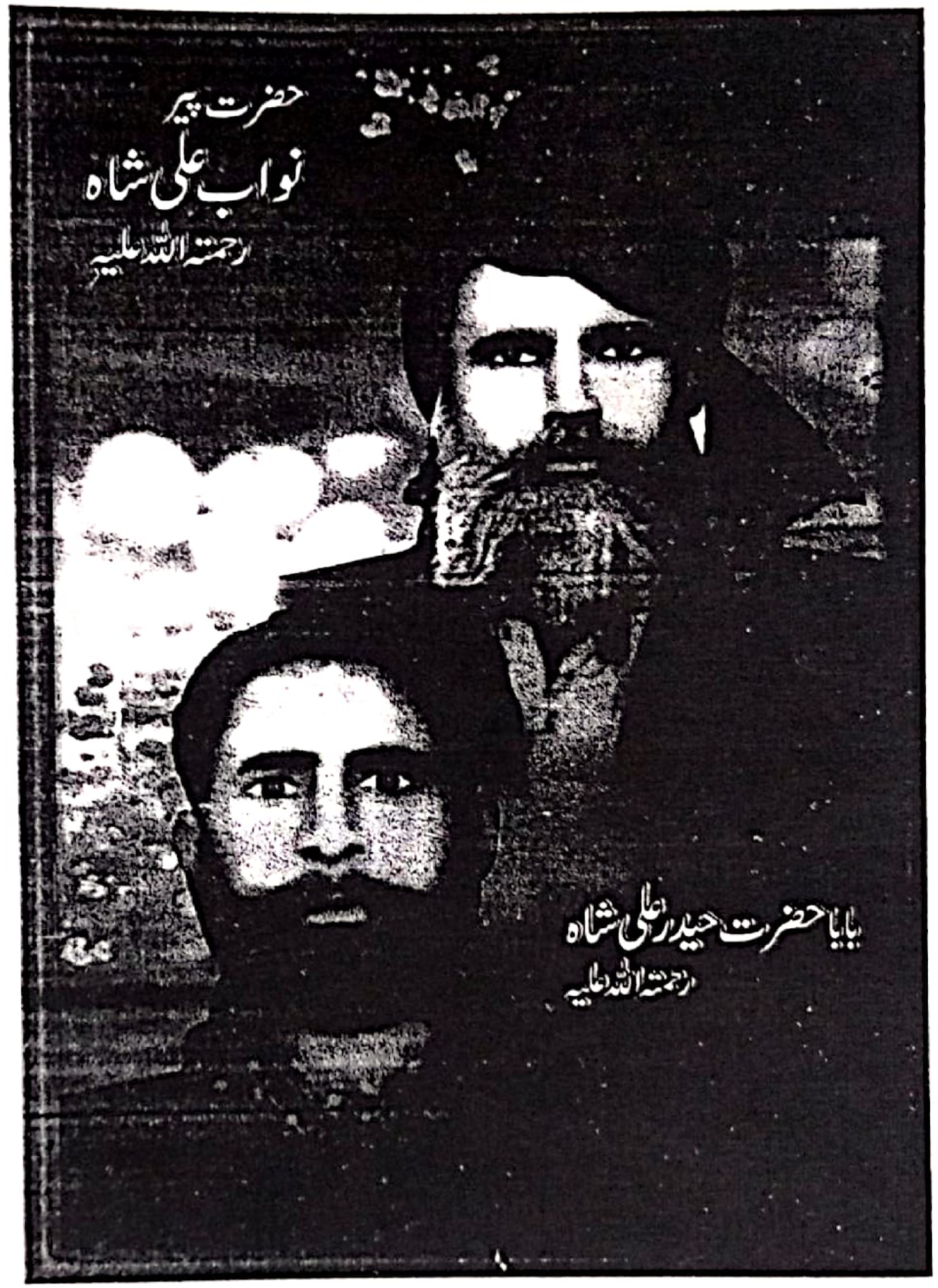
2۔ حضرت حاجی صادق علی شاہؒ

ملنگ حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

3۔ حضرت بوہڑ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ملنگ حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ


تربت حضرت پیر نواب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ



مختصر تذکرہ

حضرت بابا حیدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ملنگ حضرت پیر علی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ تقسیم ہند کے وقت حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پاکستان تشریف لائے آپ ہمیشہ اپنے مرشد کی محبت سے سرشار رہے۔ بالآخر ٹنڈو جان محمد کو اپنا مسکن بنایا۔ اپنے پیر و مرشد حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے تیرہ روز قبل ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار مبارک ٹنڈو جان محمد میں ہے اور وہیں آپ کا سالانہ عرس بڑے عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ جس میں اُن کے عقیدت مند اور اہل سلسلہ دور دراز سے کشاں کشاں کھچے چلے آتے ہیں۔ عرس کے موقع پر ایک جشن کا سماں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارک میں بھی ہزاروں لوگوں کو فیض پہنچایا اور آج بھی لوگ اُن کے روضہ مبارک پر حاضری دے کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

مختصر حالات زندگی

پیرانوار علی شاہ دامت برکات

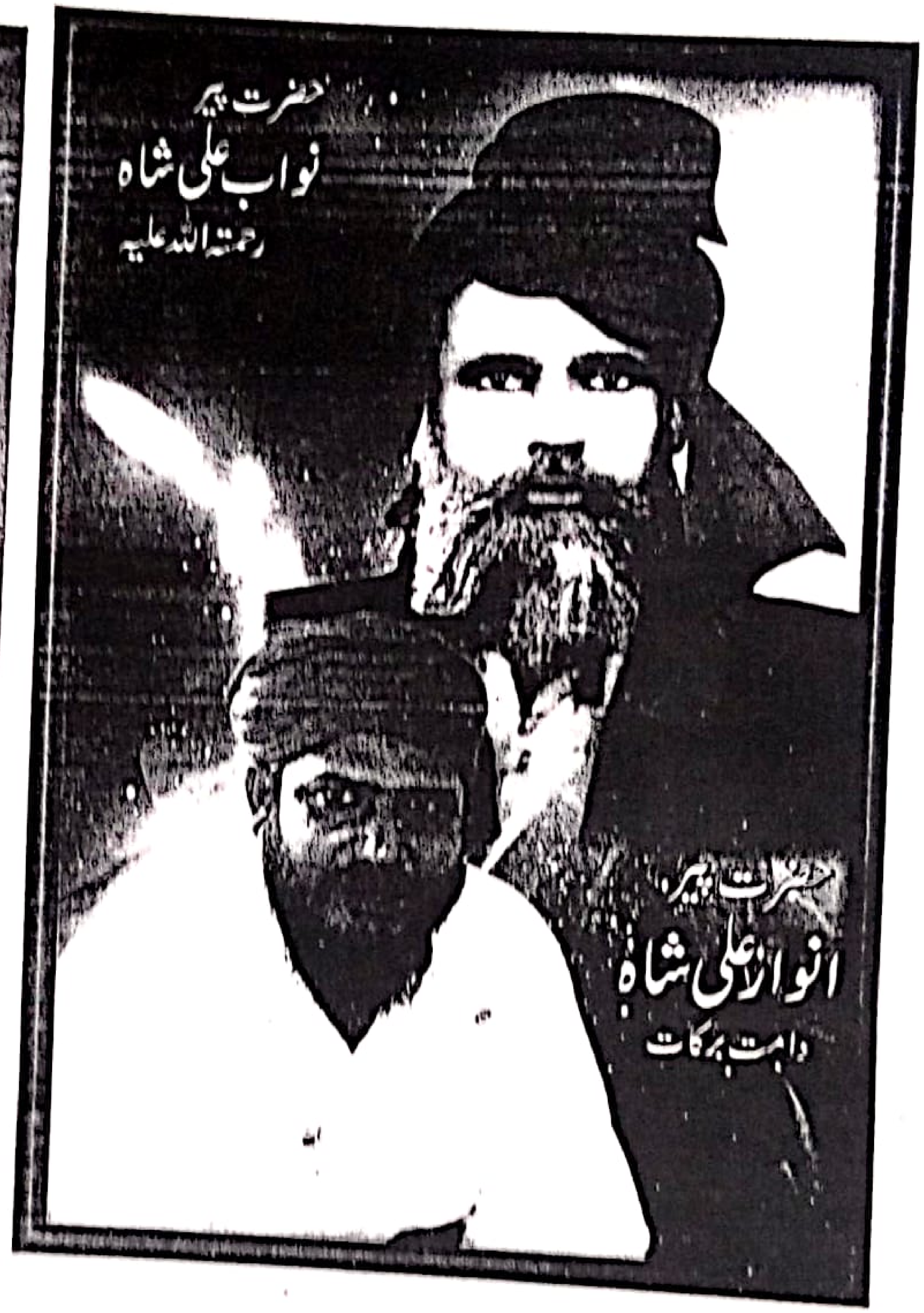
(موجودہ سجادہ نشین حضرت پیرنواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھٹنڈے والے)

آپ 1956ء میں بہاولپور (پنجاب) محلہ مچھلی بازار میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم عباسی گورنمنٹ ہائی اسکول سے حاصل کی، کلام پاک مولانا شمس الدین صاحب سے پڑھا، آپ 1971ء میں حیدرآباد تشریف لائے، 17 سال کی عمر میں سلسلہ عالیہ کے سجادہ نشین مقرر کیے گئے۔

تقریب سجادہ نشینی

اس تقریب سعید میں درج ذیل فقراء و مشائخ کی صدر الفقراء مسرور شاہ، بابا انگور علی شاہؒ، بابا نتھو شاہؒ، بابا سیف علی شاہؒ، بابا رول گولڈ شاہؒ، ڈاکٹر چاند میاں، حضرت بابا عبدالغفور شاہؒ (خلیفہ اعظم سلسلہ مداریہ) کی موجودگی میں منعقد کی گئی۔




حضرت پیر
نواب علی شاہ
رحمتہ اللہ علیہ
حضرت پیر
انوار علی شاہ
دامت برکات


حضرت پیر

آپ دامت برکات حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سگے بھتیجے ہیں۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حاجی عبدالستار تھا آپ کا مزار مبارک مسلم قبرستان چھینل موری حیدرآباد میں واقع ہے۔ موجودہ گدی نشین حضرت پیر انوار علی شاہ کو حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی حاجی عبدالستار سے اپنی خدمت میں لے لیا پھر آپ کو سلسلے کے اوراد و وظائف سے سرفراز فرمایا اور اپنی حیات ہی میں اپنا سجادہ نشین مقرر فرمایا اور آپ میں اپنے سلسلے کا باطنی فیض منتقل فرما دیا۔ تاکہ آپ کے وصال کے بعد بھی مخلوق خدا میں سلسلے کا فیض جاری و ساری رہے۔

آپ آج بھی دربار شریف حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کے احاطے میں قیام پذیر ہیں اور سلسلہ عالیہ مداریہ کے روحانی پیشوا کے عہدے پر فائز ہیں۔ اور مخلوق خدا کو اس مرکز سے فیض یاب فرما رہے ہیں آپ اپنے روحانی پیشوا، حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مقدس کا اہتمام بڑی ہی شان و شوکت سے فرماتے ہیں۔

عرس مبارک حضرت پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریبات میں



دوسرے شہروں سے بھی بڑی تعداد میں فقراء اور عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔آپ کے عرسِ مقدس کے موقع پر مزار اقدس کے قرب وجوار میں ایک جشن کا سماہوتا ہے۔

موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر انوار علی شاہ دامت برکات نے اپنی حیات مبارک ہی میں اپنے بیٹے حضرت اویس علی شاہ کو اپنا سجادہ نشین مقرر فرما دیا ہے۔تاکہ آپ کے وصال کے بعد بھی سلسلے کا فیضان جاری وساری رہے۔

آپ کی اولاد

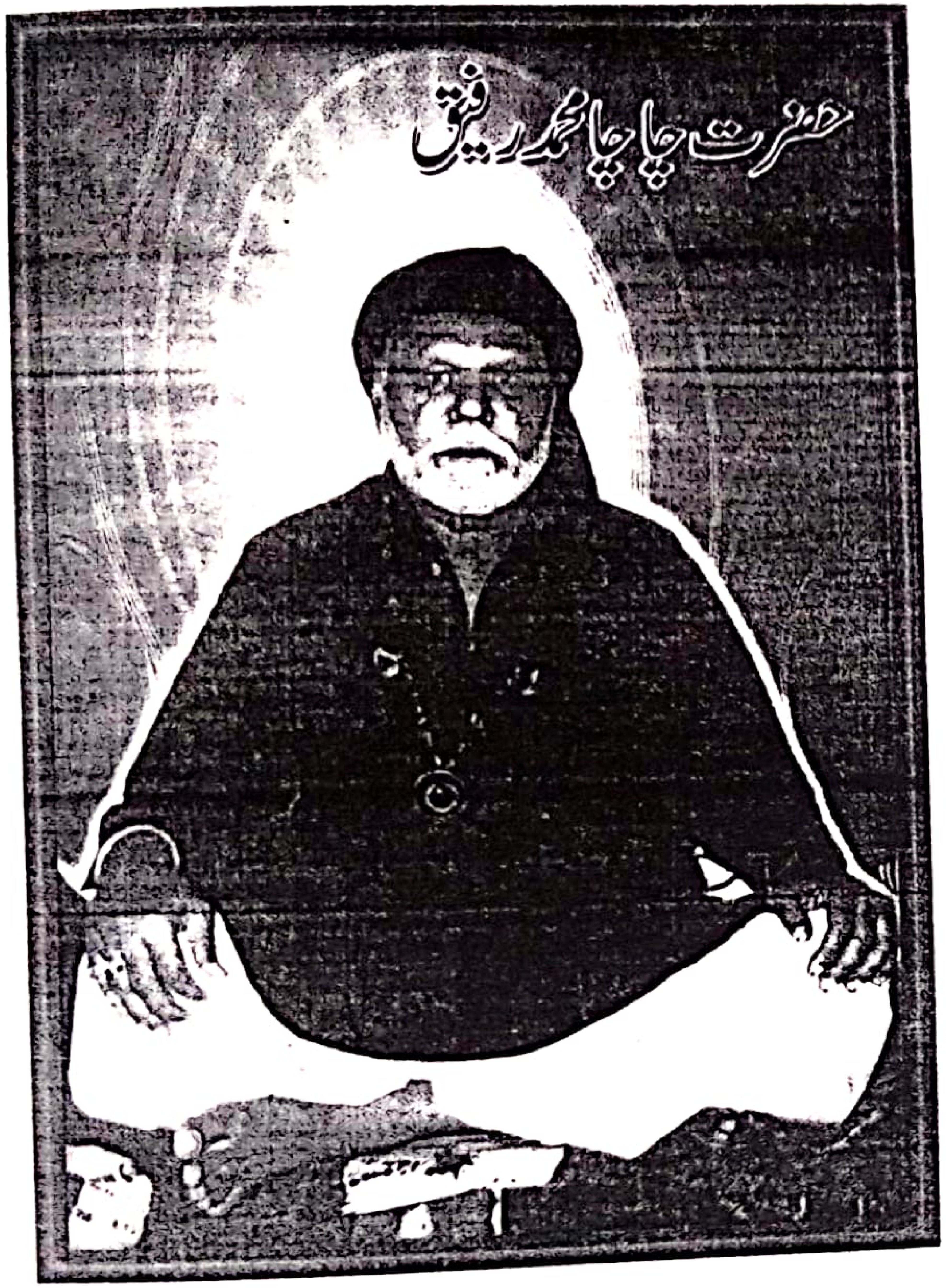
(1) آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے کا اسم گرامی جعفر علی شاہ

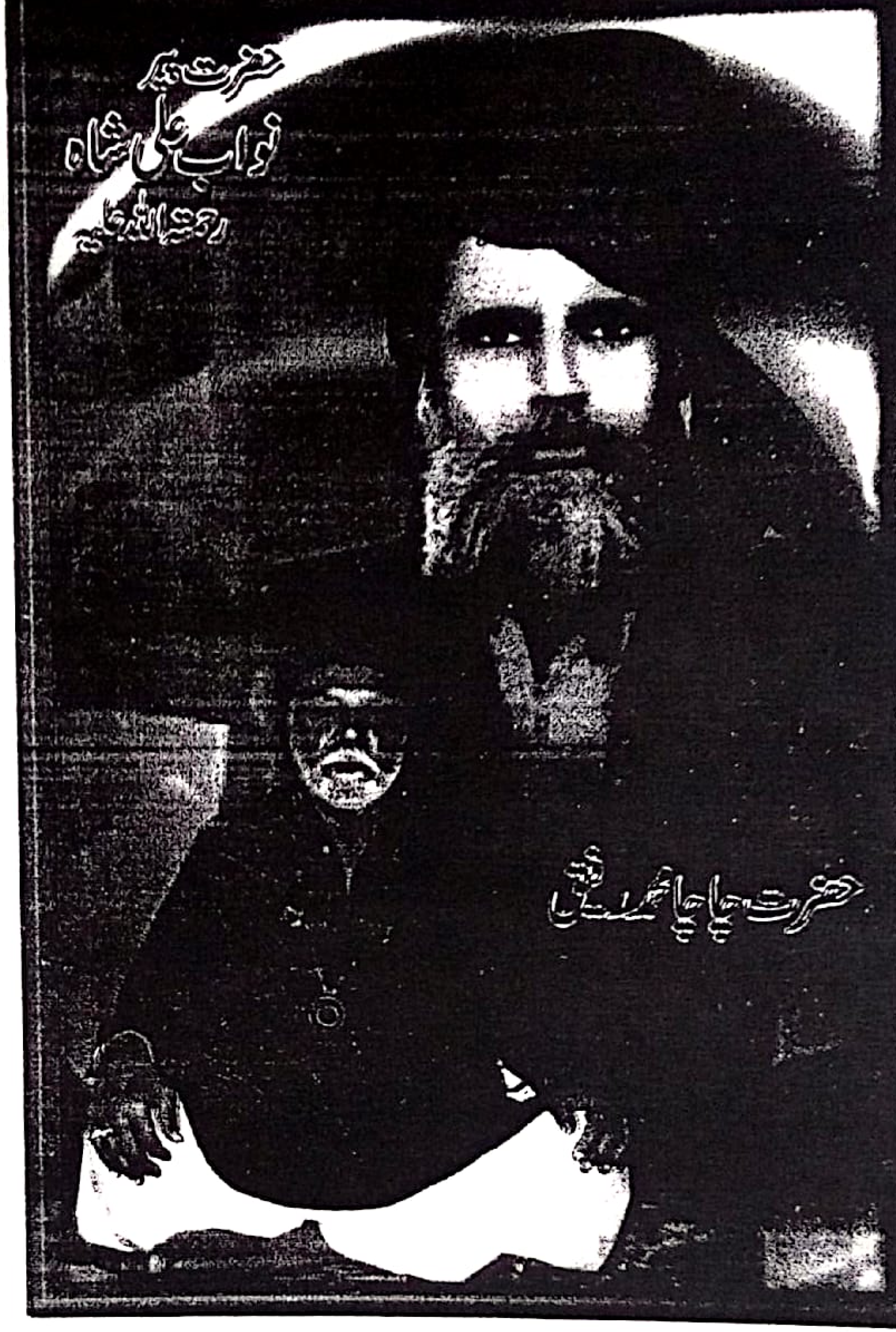
(2) صاحبزادی (اسم مبارک) ملائکہ

(3) صاحبزادہ (اسم مبارک) حضرت اویس علی شاہ

(4) صاحبزادہ (اسم مبارک) عثمان علی شاہ

حضرت پیر انوار علی شاہ دامت برکات کا شمار شہر حیدر آباد کی ہر دل عزیز شخصیات میں ہوتا ہے۔





چاچا حاجی محمد رفیق شاہ دامت برکات

اِسی معزز و متبرک گھرانے کی ایک اور محترم شخصیت جنکا اسم گرامی چاچا محمد رفیق ہے۔آپ دامت برکات رشتے میں حضرت پیر نواب علی شاہؒ کے سگے چھوٹے بھائی اور حضرت پیر انوار علی شاہ دامت برکات کے سگے چچا ہیں۔ آپ درگاہ عالیہ حضرت پیر نواب علی شاہؒ سے متصل کاشانہ حضرت پیر انوار علی شاہ ہی میں قیام پذیر ہیں۔ دربار شریف کے صحن میں مدفون اپنے والد بزرگوار اور اپنے بڑے بھائی حضرت پیر نواب علی شاہؒ کے مزارات مبارکہ کی دیکھ بھال کرنے اور دربار پر حاضری دینے والے زائرین کا خیال رکھنے میں مصروف رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔

آمین۔

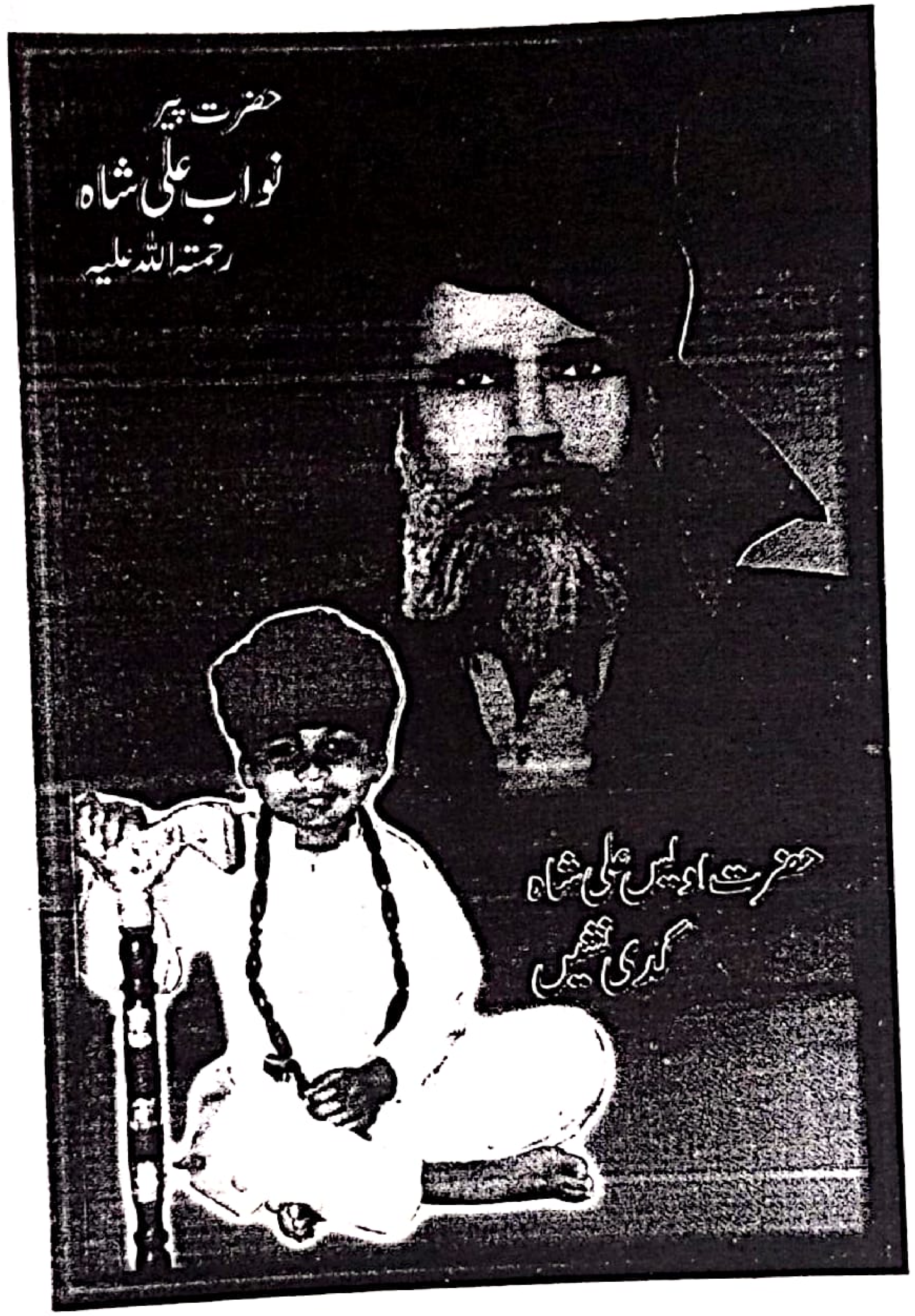


بیعت و طریقت

ازقلم: حضرت علامہ مفتی احمد علی سعیدی مدظلہ العالی (نائب شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی) طریقت سے بنا ہے، معنی ہیں تنگ اور پیچیدہ راستہ، شریعت اسلام کا وہ راستہ ہے کہ جس پر ہر شخص چل سکے۔ طریقت اسرار کے وہ پیچیدہ اور تنگ گلی کوچے ہیں کہ جو واقف کے سوا دوسرا کوئی نہ طے کر سکیں۔ شریعت دین اسلام کا مظاہرہ ہے جبکہ طریقت دین اسلام کا باطن ہے۔

شریعت و طریقت میں فرق

جسم پاک مصطفیٰ ﷺ کے حالات کا نام شریعت ہے اور قلب پاک کے حالات کا نام طریقت ہے۔ نیز ذہن پاک کے حالات کا نام حقیقت ہے روح پاک کے حالات کا نام معرفت ہے غرض یہ کہ ذات پاک مصطفیٰ ﷺ ان چاروں کا مرکز ہے۔ شریعت اور طریقت آپس میں لازم وملزوم ہیں شریعت پوست ہے۔ اور طریقت مغز ہے پوست بغیر مغز کے بے قیمت ہے اور مغز پوست کے بغیر غیر محفوظ ہے۔ شیطان عابد تھا مگر اس کی عبادت بے مغز پوست کی طرح تھی۔ اسی طرح جاہل صوفی کی ریاضتیں بے پوست والے مغز کی طرح ہیں ہر دم خطرہ میں ہے۔ طریقت حقیقت ہے شریعت مجاز رہے اور حقیت نہ رہے۔



بیعت کے لغوی اور اصطلاحی معنی

لغت میں، بیعت کے معنی معاہدہ اور معاقدہ کے ہیں اور صوفیاء کی اصطلاح میں بیعت اس کو کہتے ہیں کہ اللہ نائب (یعنی شیخ) کے ہاتھ پر اللہ سے اقرار کرنا کہ ہم وفادار رہیں گے اور شیخ کو اپنا ضامن بنانا۔

بیعت کی چار قسمیں ہیں

1۔(بیعت اسلام) سرکار ﷺ لوگوں سے اسلام لانے پر بیعت لیتے تھے۔

2۔(بیعت جہاد) حدیبیہ میں جو بیعت لی گئی، وہ بیعت جہاد تھی۔

3۔(بیعت عہد) کبھی حضور ﷺ نے کسی عہد پر بھی لیعنی حضرات سے بیعت لی کہ کسی سے کچھ نہ مانگنا۔

4۔(بیعت ارادت) آج کل جو بیعت رائج ہے وہ بیعت ارادت ہے اور یہ بیعت سنت ہے۔ حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر بیعتیں ہوئیں، مگر یہ بیعت حکومت بھی تھی اور بیعت ارادت بھی یعنی مریدی کی، کیونکہ

خلافائے راشدین رضوان اللہ علیہ اجمعین خود شیخ بھی تھے۔ جب خلافت راشدہ کا زمانہ گزگیا سلاطین میں سلطنت رہ گئی تو بیعت حکومت اسلامی بادشاہوں سے کی گئی اور بیعت طریقت مشائخ سے، بیعت لینے والے کے لیے پانچ چیزیں ضروری ہیں جن کا بحیثیت شرط پیر میں پایا جانا ضروری ہے

پہلی شرط یہ ہے کہ پیر قرآن وحدیث کا علم رکھتا ہو کم از کم قرآن کا اتنا علم رکھتا ہو کہ تفسیر مدارک یا جلالین یا ان کے سواء مثل تفسیر وسیط وغیرہ پڑھ چکا ہو۔ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ مشکوٰہ شریف پڑھا ہو بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے۔

اور تیسری شرط یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو۔ اور چوتھی شرط یہ کہ مرشد بیعت لینے والا جائز کام کا حکم دیتا ہو، اور خلاف شرع باتوں سے منع کرتا ہو اور اپنی رائے پر مستقل ہو۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد کامل کی صحبت میں رہا ہو۔ (القول الحميل ، ص ۳۲)

مرشد کے بعد سجادہ نشین کے لیے بھی یہ شرطیں ضروری ہیں۔ اب یہ جو مشہور ہو گیا ہے کہ پیر کا بیٹا پیر بننا چاہیے، اس کو مرشد نے خلافت دی ہو یا نہ دی ہو، اور وہ اس کا اہل ہو یا نہ ہو یہ محض غلط ہے۔ قصیدہ بردہ شریف کے شارح نے اس کی بہت پرزور تردید کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ آج کل سجادہ نشینی بچوں کا کھیل ہو کر رہ گئی کہ پیر کے بالغ نا اہل بیٹے بغیر شرائط کے پیر بنائے جاتے ہیں اور پیر رادے بھی سمجھتے ہیں کہ پیری ہمارے گھر کی میراث ہے۔ اگر خلافت میراث ہوتی تو خلفائے راشدین کی اولاد ہی ان کی خلیفہ ہوتی۔

مقام مرشد

کسی بھی علم، فن وہنر کو بغیر کسی استاد یا رہنما کے نہیں سیکھا جاسکتا، جب بھی کوئی شخص اس چیز کا ارادہ کرے کہ وہ ایک بہترین طالب علم یا ایک اچھا ہنر کے کسی بہترین رہنما کی شاگردی حاصل کرے۔ اب چاہے وہ شخص دین اسلام کا ایک بہترین عالم دین بننے کا خواب دیکھتا ہے تو ضروری ہے کہ کسی متبحر عالم دین کی صحبت اختیار کرے، اسی چرح اگر کوئی اچھا انجینئر بنا چاہتا ہے تو اسے کسی اچھے انجینئر کو اپنا رہنما بنا تا ہوگا اور مزید اسی طرح اگر کوئی شخص خدمت خلق کے جز بے سے سرشار ہوکر یہ سوچ کہ میں ایک اچھا ڈاکٹر بن جاؤں، تو اسے بھی کسی اچھے ڈاکٹر کی رہنما وسرپرستی حاصل کرنا ضروری ہوگی۔ کیونکہ وہ ہی رہنما اس کی بہترین نشونما کرسکتا ہے، وہ ہی اسے اپنے ہنر کی باریکیوں سے اگاہ کرسکتا ہے اور وہ ہی استاد اپنے شاگرد کو کتابوں سے قیمتی موتی تلاش کرکر کے پیش کرتا ہے تاکہ یہ شاگرد ان قیمتی موتیوں کو اپنی داستار فضیلت میں جڑ دے اور اگر کہیں موقع ملے تو اپنی علمی خزانے کو لوگوں کے سامنے کھول دے تاکہ دنیا والوں کو معلوم ہوجائے کہ اس شاگرد رشید نے اپنے استاد محترم سے کیا کا کی حاصل کیا ہے۔ اور جب یہ معیار علیت پر پورا اتر جاتا ہے تو استاسد کی محنت وصول ہوجاتی ہے۔

مگر بعض ایسے اشخاص ہوتے ہیں کہ جو خود ہی بغیر کسی رہنما کی سر پرستی کے کتابوں کے خزانے میں گم ہو جاتے ہیں، اور اس طرح گم ہوتے ہیں کہ انہیں ہر بات گوہر نایاب لگتی ہے، لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ وہ اس خزانے سے علمی موتی اپنے لیے چنیں بلکہ اکثر تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد ہی سے ہٹ جاتے ہیں اور اپنی منزل مقصود کے راستے کو بھول جاتے ہیں، جس کا نتیجہ-----------

میں نے اس موضوع پر کافی سوچ بچار کرنے کے بعد عالم تخیلات میں یہ سوال کیا کہ آخر ایسا کیوں ہے کہ آپ کو ہر علم وفن میں رہنما کی اس قدر ضرورت پیش آتی ہے؟

تو مجھے یہ جواب ملا کہ بظاہر کتابوں کی سطور و جملوں میں کئی علمی زخائر موتیوں کی صووت میں موجود ہوتے ہیں، لیکن اُس طالب علم کو یہ نہیں معلوم کہ کس موتی کو کہاں رکھنا ہے، کہ کس موتی اپنی زندگی میں کہاں نافذ کرنا ہے۔ تو اسی باریکیوں کے راز استاد و رہنما کی علمی گہرائی، طویل علمی زندگی کے تجربات میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جن کو وہ استاد اپنے شاگردوں کے ازہان وقلوب میں منتقل کرتا ہے۔

بالکل اسی طرح حقیت ومعرفت کے اسباق کو پڑھنے کے لیے ایک صوفی باصفا، مرشد کامل کی ضرورت پڑتی ہے، جو اس متلاشی بارگاہ الٰہی کو اس کی منزل کی راہ دیکھتا ہے، اور اس کو منزل مقصود پر گامزن کرنے کے لیے اپنے علم وفن کے خزانے سے وحقیت ومعرفت کے سمندر سے کچھ عطا کرتا ہے اور وہ پھر اپنے مرشد کامل کی رہنمائی وسرپرستی میں راہ تصوف کا مسافر بن جاتا ہے اور پھر وہ وقت دور نہیں رہتا کہ اسے اپنی منزل مقصود مل جاتی ہے۔

میں پھر اپنے خیالات میں یہ سوال کیا کہ وہ مرشد کامل جو اس کی رہنمائی کرتے ہوئے اسے حقیت ومعرفت کے سمندر سے کچھ دیتا ہے، تو وہ شخص ایسا کیا کام کرتا ہے جو اسے حقیتوں کا علم مل جاتا ہے، تو میرے خیالات نے مجھے جھنجھوڑ کر جواب دیا کہ اس راہ کے مسافر کے لیے، اس علم کے طلب کے لیے، اس جن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے جو اس علم وفن کے اسباق ہیں اُن میں سے پہلا سبق صرف اور صرف اپنے مرشد کامل کا ادب کرنا ہے۔

مرشد کامل کے آداب

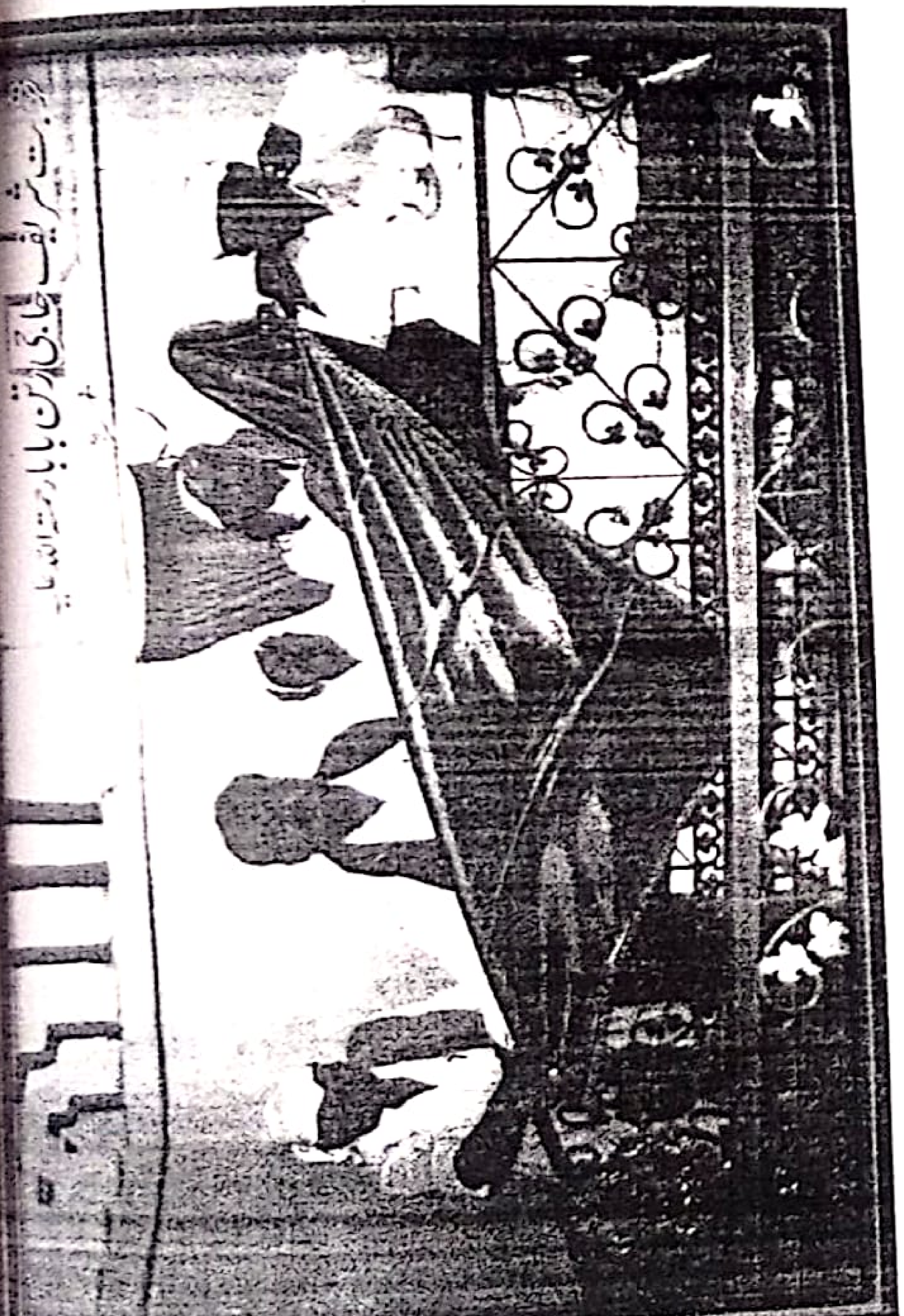
آداب مرشد سے متعلق علامہ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب (الانوار القدسیۃ فی معرفۃ قواعد صوفیہ) میں جو بحث قلم بند کی ہے، اُس سے خلاصہ درج بیان ہے۔

1۔ کوئی بھی سالک مشائخ کرام کی محبت خدمت اور ادب کے بغیر اچھی حالت پر نہیں پہنچا۔

2۔ جو شخص بغیر شیخ ومرشد کے طریقت کا دعویٰ کرے اس کا شیخ ابلیس ہوگا اگر اس کے ہاتھ سے عجیب وغریب واقعات ظاہر ہوں تو استدراج ہوں گے۔

3۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بغیر کسی مقتدا کے اس راہ میں قدم رکھے گا وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

4۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کے کمال کا اعتقاد نہ رکھے گا وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔



تربت شریف حاجی ارتن بابا رحمۃ اللہ علیہ

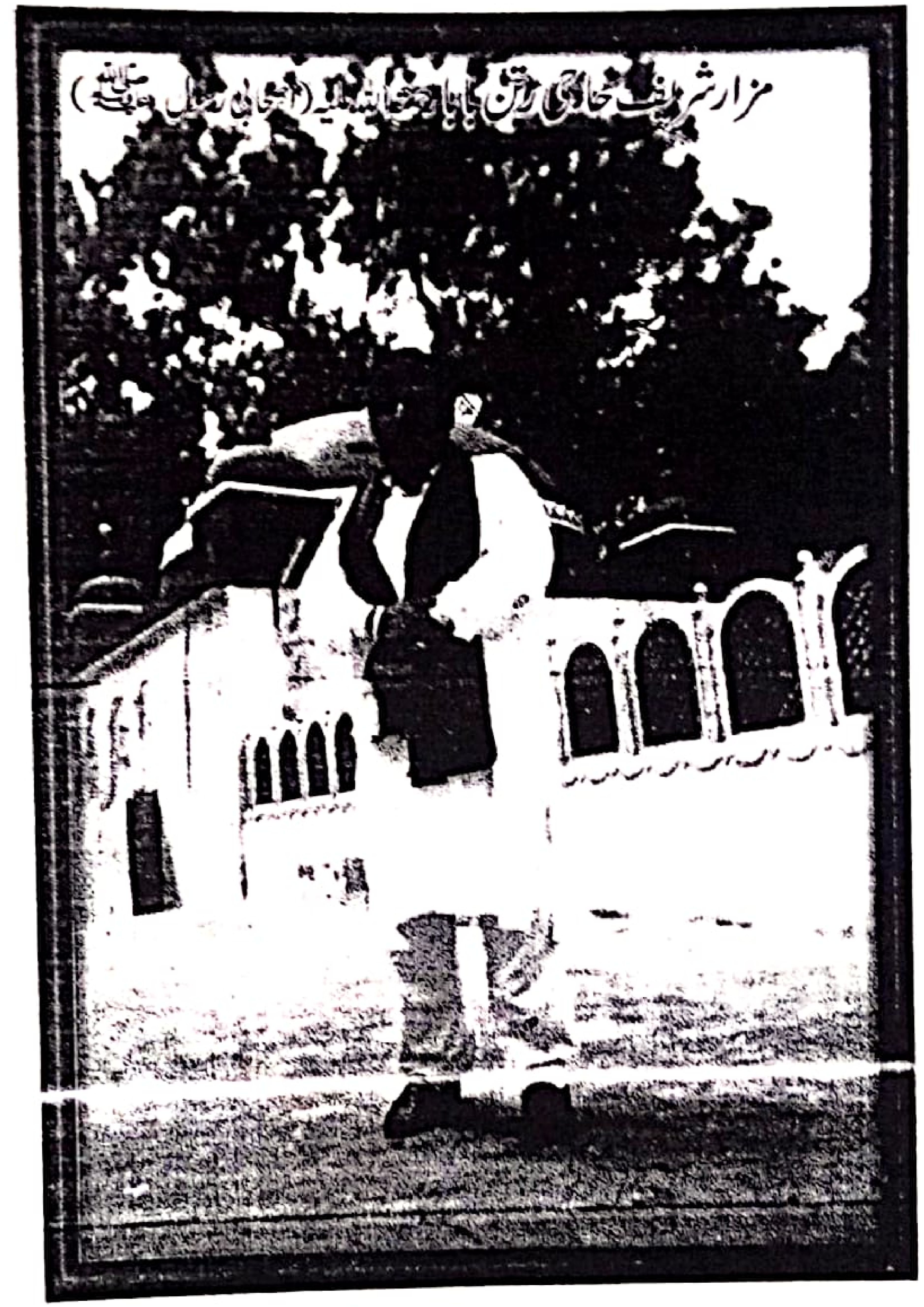
6- حضرت ابوعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے شیخ کی صحبت میں آئے اور پھر اس پر اعتراض کرے بلاشبہ اس کی بیعت ٹوٹ گئی اور اس پر واجب ہے کہ تجدید بیعت (دوبارہ بیعت کرنا)۔

7- مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے شیخ لفظ کیوں کہ کہے، ورنہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔

8- شیخ عبدالرحمٰن جیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کو اپنے شیخ بھائیوں کی محبت سے روگردانی کرنے والا پائے وہ سمجھ لے کہ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے دروازے سے دھتکارا جا رہا ہے۔

9- مرید اپنے شیخ کی ہزاروں برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے خرچ کرے تو بھی دل میں یہ خیال نہ لائے کہ میں نے شیخ کا حق ادا کیا۔ ایسا کرے گا تو طریقت سے خارج ہو جائے گا۔

10- مرید پر حق ہے کہ شیخ کی خدمت میں ہر وقت سچائی کے ساتھ آئے اگرچہ روزانہ ہزار بار آنا نصیب ہو۔



مزار شریف حاجی رتن بابا رحمۃ اللہ علیہ (صحابی رسول ﷺ)

ذکر و اذکار سلسلہ مدار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ

اَلْـمَـدَارُ الْبَدِیْعُ

حَقْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰـہُ مُـحَـمَّـدُ مَدَار

حَقْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰـہُ مُـحَـمَّـدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ

حق حق اللہ دم دم مدار دل کو دے قرار
جیئے زندہ شاہ مدار حیدر قرار
مشکل کردو آسان بیڑا کر دو پار
(روزانہ شام کو ایک تسبیح معمول بنائیں)

نوٹ:۔

جب بھی کوئی عمل کرے درود شریف اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔

بولو کلمہ اللہ نور

یا محمد یا رسول ﷺ

تیر کشتی میر پور یا محمد یا رسول ﷺ

میں اکیلا منزل دور یا محمد یا رسول ﷺ

(21 مرتبہ ہر درد کے واسطے شہادت کی انگلی رکھ کر پھونک ماریں)۔

تن موہیوں

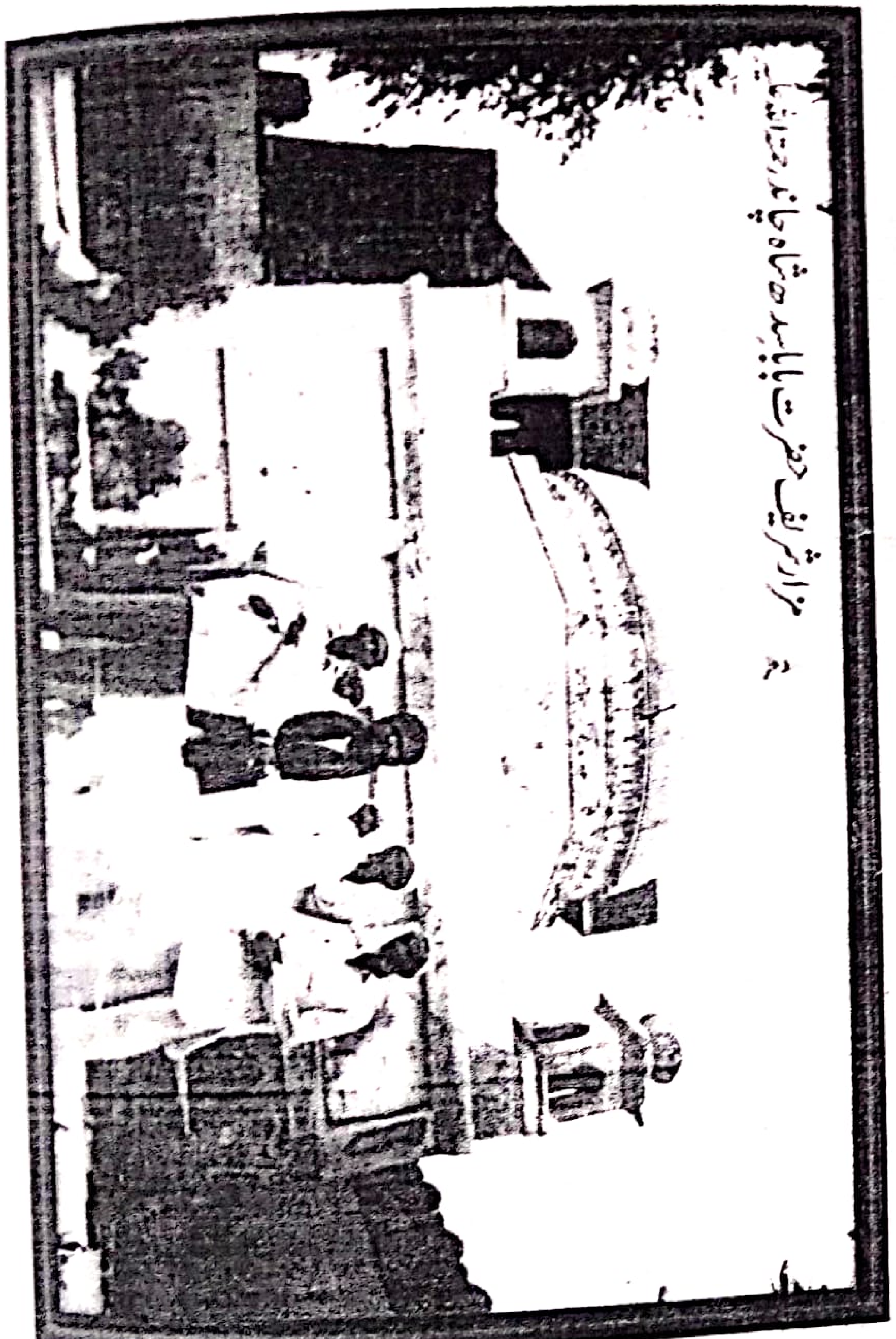
من موہیوں

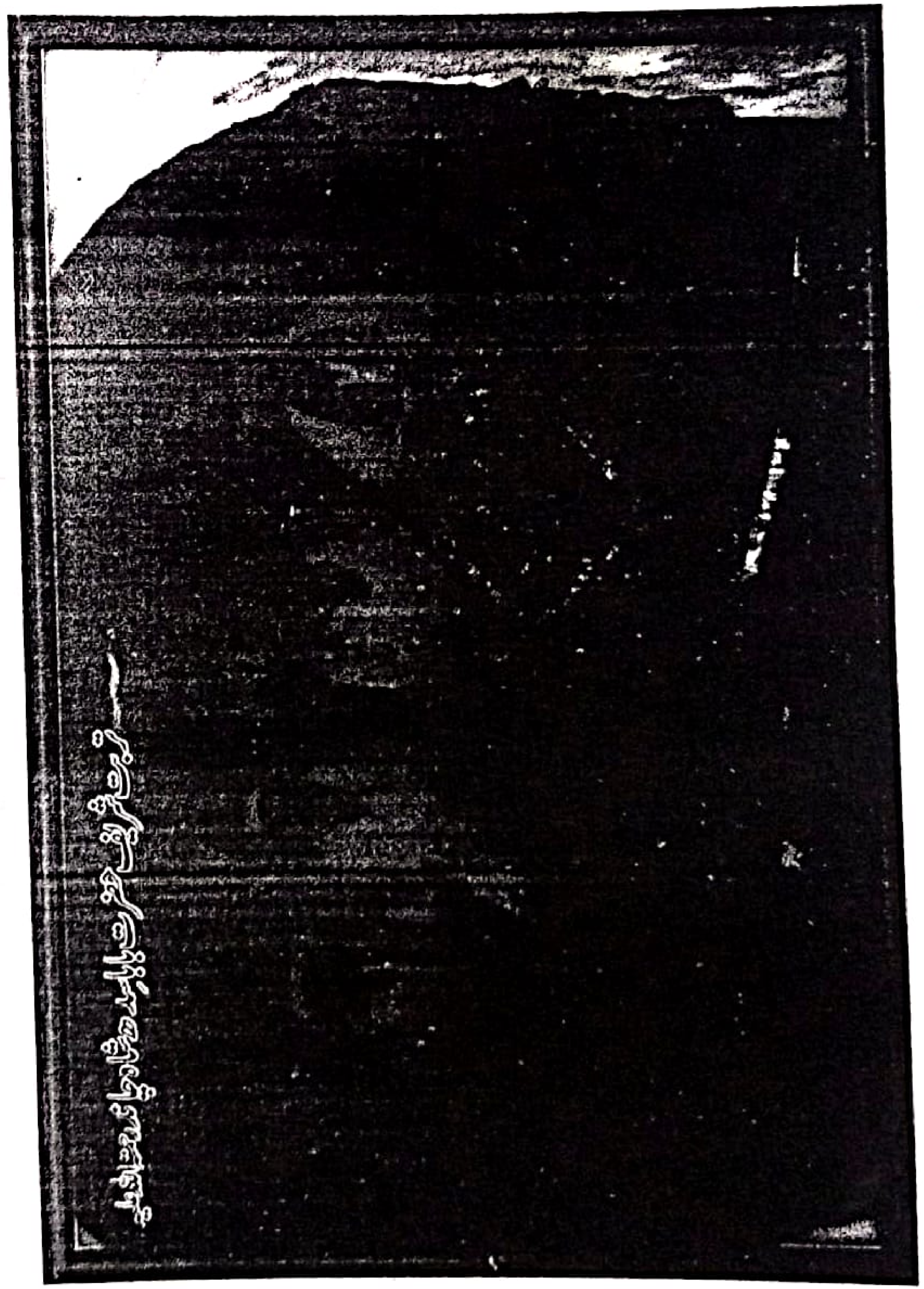
موہیو دا مشکل شریر

مونی زندہ شاہ مدار کی

ہر دم مدد پیر دستگیر

یہ عمل سات روز تک بعد نماز فجر آگے پیچھے تین تین دفعہ درودِ مدار یہ ایک تسبیح یہ پڑھیں، سامنے پانی کا گلاس رکھیں اور دم کریں اور سات روز تک پھر پانی پر اور پتاشوں پر مدار صاحب کی نیاز لگائیں۔ یہ چیز عمل میں آجائیگی۔





تربت شریف حضرت بابا سید شاہ چاند رحمۃ اللہ علیہ

بے ہوشی یا اثرات سے نجات کے لیے

آبھائی ہاتھ ہر دم ملاقات پیر کا پنجہ
مرشد کی آواز کھلائے حلال ترک دین کا
نیز البشت میں غرق آگے آگے محمد ﷺ پیچھے
خلق دریائی محمد ﷺ آگے جہاز چلائی
نبی ناؤ نیں تارے گے
محمد ﷺ بیڑے کو پار اُتارینگے سنبھال،
تیرے جہاز کا دھیان دھرا رہے گا
خاوند آغوث کو بولے آمنہ شریف
سبھی تیرا نام لئے کھڑے ہیں
اللہ میرا بادشاہ محمد ﷺ میرے وزیر
مشکل کو میری حل کریں غوث پاک دستگیر

تین دفعہ صبح ہاتھ دھوئے اور تینوں دفعہ پانی کے چھینٹے اپنے منہ پر ڈالے

خواجہ صاحبؒ کی چوکی

نورائے من محمد ﷺ برمن علیؓ سر پر محمد ﷺ
میدان میں علیؓ چوکی بیٹھی نبی رسول ﷺ

کی چوکی پھیروں گلی گلی لَا اِلٰہَ کا کوٹ
اِلَّا اللہ کی کھائی دُھائی مُشکل کُشا کی

دُھائی مشکل کُشا کی دُھائی مُشکل کُشا کی
بحق لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ﷺ

41روز کا عمل (بندش کے لیے 3 مرتبہ پڑھنا ہے)

مشکل وقت کے لیے

بسم اللہ میری کُنجی لا الہ میرا تیر
مدد میری کیجیو قادر محی الدین

مشکل میری حل کرو تم اللہ کے ولی
قرآن میں محمد ﷺ میدان میں علیؓ

کُل دفتر محمد ﷺ لو لشکر علیؓ چڑھو
شہنشاہ بولیں گے نقیب
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب

داڑھ کے درد کیلئے

آڑ باندھو باڑ باندھو جاڑ کا کیڑا

باندھو یہ میرے اور نہ پڑے

پڑے تو سلیمان پیغمبر کی دُھائی

ترکیب:۔ داڑھ کے درد کے لیے داڑھ پر شہادت کی انگلی رکھ کر دم کریں۔

بچھو کے کاٹے جانے کا علاج

کالا بچھو کوٹ کنڈالہ ہر ایک سونے کی مالا

تانبے کا کوٹ زیر کھائی اُتر بچھو خواجہ

لاکھوں پیروں کی دُھائی

ترکیب:۔ لوہے کی چُھری یا کیل درد پر رکھ کر دم کرے۔ زکوۃ گیارہ دن سو مرتبہ پڑھے، زکوۃ ہو جائیگی، گیارہ دن بعد یہ عمل کام کریگا۔

عطاکردہ حیدر شاہؒ بجر بند

بجر بند بجر بند حضرت شاہ مدارؒ

ہمارے کو گھٹ بند اور کو بجر بند

بارہ کو اگاڑی بارہ کو پچھاڑی بند

حضرت پیر شاہ مدار کا بجر بند

لہو بند تاپ بند تیریا بند

چُراسی جوگنی بند باون بیر بند

دہلی کا چوک مکن پور کا دیار

حَقِ اللّٰـہ مُحَمَّد مَدار

حَقِ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلَ اللّٰہِ

یہ بجر بند پیر نواب علی شاہؒ کے حکم سے حیدر شاہؒ نے عطاء کیا اس کا عمل یہ ہے کہ! نوچندی جمعرات سے شروع کر لے بعد نماز عشاء 100 مرتبہ سات دن، گیارہ دن، اکیس دن یا اکتالیس دن جتنا زیادہ ورد کریں اتنا زیادہ فائدہ ہوگا، اوّل و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

بجر بند بڑا مدارؒ صاحب

اوّل مدارؒ آخر مدارؒ ظاہر مدارؒ باطن مدارؒ
پیر مدد پیر میرے زندہ شاہ مدار
اُتر دکھن پورب پچھّم کو باندھ
کھن بانی کو باندہ اُتر کے کوٹ کو شاہ

مدار جل کو باندھ جلال کو باندھ پون کو باندھ
پانی کو بروا باندھ اکاس کی جوگنی
باندھ پتال کا راجہ باسک باندھ

حور پری باندھ نور پری باندھ شیاہ
پری باندھ سفید پری باندھ لنکا کا دیونا باندھ
چوراسی جوگنیوں کا کفر باندھ

ٹابو پویا لے لیا سوکھا چڑھا اور شاہ
چڑھے چونٹی کا مُسکان باندھ نارسنگ

بیر باندھیا باند تھیا باندھ اِنی باندھ اِنی
کی دھار باندھ دھار کی مجوجی باندھ
دلی کا کمہار باندھ گھوڑا باندھ گھوڑے کا سوار باندھ
سوار کے چاروں پیر باندھ آگیا کچیا مُسان باندھ

کالا بسیروں باندھ لیٹینہ کو باندھ
اڑے ٹینہ کو باندھے آئے کو باندھ
گئے کو باندھ گیلے کو باندھ گنڈے گنڈے کے آھو کو باندھ
داہو کو باندھ نظر کو باندھ گزر کو باندھ

ڈکنی کو باندھ سنکھنی کو باندھ
منہاری کو باندھ شادی کو باندھ سنگا
میرا جان ہاتھ کے کنگن نو لاکھ تارے چاند سورج ڈھلے
حضرت شہنشاہ بدیع الدین کا بجر بند چلے

ستر بلا دفع کرے برحق
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلَ اللّٰہِ
یا اللّٰہ، یا اللّٰہ، یا اللّٰہ

گھی کا چراغ، لوبان، بتاشے کی دھونی، دیتا رہے، ایک جگہ مقرر کرلے۔ 27 رمضان المبارک کو شروع بعد نماز عشاء اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ایک تسبیح روز پڑھے۔ 41 اکتالیس روز یہ عمل کرے بابا مدارؒ کی شیرنی پر نیاز دیکر بچوں میں تقسیم کردے

ا کٹ

اُستاد سرتاج شاگرد پاؤں خاک
زمین بندھ آسمان بندھ ترکش کمان
بندھ جڑا کڑا چکر جوانی جنگ
چھڑی کٹار ڈھال تلوار شمشیر دیوانی

در بند درویش بندھ سدا متوالے علیؑ
بندھ ایک بندھ محمد ﷺ
دوئم بندھ سوئم شیاہ چینی
کنجوس چوک در راہ تم ہو غریب

پرور سارے جگت کے سرور
دیکھیں جمال انور یا محمد ﷺ

یا مصطفیٰ ﷺ یا علیؑ مسجد میں محمد ﷺ میدان میں علیؑ
کُل دفتر محمد ﷺ لو لشکر

علیؑ قادران قدرت نکھے داری تیغ داری
خنجرو شمشیر دشمنؓ کی گردن تراش

مارا ہے کافر کیا ہے زیر لقمان
حکیم چڑھے شکار کبھی سُد

رکھی عقل کے شمار میں
جانگی رکھی احمد پہلوانؒ جنسی توپ خانے کی
کبھی تن دیوانی، من دیوانی دیوانی

ہے گلو گوش پاؤں پلک کی خبر نہیں
بندہ فراموش کی کون کون دیوانی

کون کون کی رنگ حقیقت
شریعت طریقت معرفت کی دیوانی

مردوں شنگ ، فرزند ماں باپ
کے دوست چار یار کے حاضران
جماعت السلام و علیکم و علیکم السلام

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
فتح علی علی سیف اللہ ذوالفقار

شاہ من سُلطان عالم سیّد دُول دُول شوار
ہر بلا رد باہدِائیں خواں افتاد
ہار یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

والدین کا حق ادا کرنے کی دعا

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو اُن کو ایک حج کا ثواب ہوتا ہے اور حج کرنے والے کیلئے 9 حج کا ثواب ہوتا ہے۔ علامہ عینیؒ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے اور یہ کہے "یا اللہ! اس کا ثواب میرے ماں باپ کو پہنچادے تو اُس نے والدین کا حق ادا کر دیا ہے"۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ لِلّٰهِ الْحَمْدُرَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ. هُوَالْمَلِكُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ.

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہ کو جو حضور ﷺ کی صاحبزادی اور سب گھر والوں میں زیادہ لاڈلی تھیں قصہ نہ سناؤں! انہوں نے عرض کیا ضرور سنائیں، فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر لاتی تھیں، جس سے سینے پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے، خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے، ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اگر تم اپنے والد صاحب ﷺ کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لاؤ تو اچھا ہے سہولت رہیگی، وہ گئیں۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اسی لیے واپس چلی آئیں۔ حضور ﷺ دوسرے روز خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کل کس کام کو آئی تھیں۔ وہ چپ ہوگئیں (شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضور میں بتاتا ہوں، چکی سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے، مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینے پر نشان پڑ گیا ہے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے

میلے رہتے ہیں، کل آپ کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے تھے۔ اسی لئے میں ان سے کہا تھا کہ ایک خادم اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے، حضورﷺ نے فرمایا (بیٹی) فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی اور گھر کے کاروبار کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹ جاؤ تو الحمداللہ 33 بار سُبحان اللہ 33 بار اور اللہ اکبر 34 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ خادم سے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ (کی تقدیر) اور اُس کے رسولﷺ (کی تجویز) سے راضی ہوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد)۔

اللہ تعالی کے محبوب کلمے

حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ترازو میں بہت وزنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

سارے گناہ معاف

حضور اقدسﷺ نے فرمایا! جو شخص ہر نماز کے بعد الحمداللہ 33 بار سُبحان اللہ 33 بار اور اللہ اکبر 33 اور ایک بار لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے گا اُس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، بعض دوسری روایات میں الحمداللہ 33 بار سُبحان اللہ 33 بار اور اللہ اکبر 34 بار آیا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ روایت مسلم و احمد)

احد کے پہاڑ سے بڑا عمل

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرے (یعنی تم اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرو) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ اس کی کون طاقت رکھتا ہے کہ روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! تم میں سے ہر ایک اس کی طاقت رکھتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سُبحان اللہ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ اور الحمد للہ کا ثواب اُحد پہاڑ سے بڑا ہے۔ (الترغیب ص ۹۴۔ ج ۳۔ روایت نسائی وطبرانی وابن ابی الدنیا)۔

ابدال بننے کا نسخہ

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ یہ دعا تین مرتبہ پڑھے گا اس کیلئے ابدال کا درجہ لکھا جاتا ہے۔ ابدال اولیائے کرام میں ایک بہت بڑا درجہ ہوتا ہے۔ دعا یہ ہے!

اَللّٰھُمَّ غْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اَللّٰھُم تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ترجمہ: اے اللہ! اُمّت محمدی کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اُمّت محمدی پر رحم فرما۔ اے اللہ اُمّت محمدی سے درگزر فرما (مظاہر حق جدید۔ ص ۵۹۔ ج ۴۔ قسط ۱۳۰)

مشکلات آسان ہوجائیں گی

رسول مقبول ﷺ نے فرمایا! جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دُعا سات مرتبہ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا کفیل ہوجائے گا اور تمام فکروں سے نجات ہوجائے گی۔ یعنی اس کی تمام حاجات پوری اور مشکلات آسان ہوجائیں گی۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین مرتبہ پڑھ لے گا اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ دعا یہ ہے کہ!

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ.

ترجمہ:۔ کافی ہے میرے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

قرآنی سورتوں کے فضائل

سُورۃ یٰسین

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سورۃ یٰسین قرآن شریف کا دل ہے اور اس کی تلاوت سے فلاح دارین حاصل، حاجتیں پوری اور بُرائیاں رفع ہوتی ہیں۔ جو شخص محض اللہ کی خوشنودی کیلئے پڑھے گا انشاء اللہ اسے اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ جو شخص صبح کے وقت پڑھے گا اس کی دن بھر کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔ بیمار کے پاس پڑھنے سے بیمار کو شفاء اور حالت نزع میں پڑھے تو جان کنی میں آسانی ہوگی۔ اس کی تلاوت دفع غم، حصول برکت و کشائش رزق کیلئے بھی مفید ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اس سُورۃ کو ایک مرتبہ پڑھے گا تو گویا اس نے چار قرآن شریف ختم کیئے۔

سُورۃ کہف

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جمعہ کے روز جو شخص سورۃ کہف پڑھے گا اس کا دل دوسرے جمعے تک انشاء اللہ نُور سے منوّر رہے گا۔ اور فتنہ و وبال سے بھی محفوظ رہے گا۔ شبِ جمعہ کو بھی اس کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص روزانہ اس سُورۃ کی ابتدائی اور آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا اس کے سر سے لیکر پیر تک نُور ہو جائے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔

سُورۃ واقعہ

سورۃ واقعہ کو سورۃ الغناء بھی کہا گیا ہے۔ رات کو سونے سے قبل اس کو تلاوت کرنے والا شخص کبھی بھی فاقہ کا شکار نہ ہوگا۔ روزانہ پڑھنے والا غنی ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سُورۃ واقعہ کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی یاد کراؤ۔ حصول مقصد خصوصاً رزق کے لیے اس سورۃ کو اگر ایک ہی مجلس (ایک نشست میں اکتالیس مرتبہ پڑھیں تو مقصد پورا ہو جائے گا)۔

سُورۃ الرَّحمٰن

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زینت ہوتی ہے۔ قرآن پاک کی زینت سورۃ الرَّحمٰن ہے۔ آنکھ کے درد، طحال کے مریض پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دَم کرنے سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی تلاوت کرنیوالوں کا چہرہ قیامت کے روز چودھویں کے چاند کی طرح منوّر ہوگا۔

سُورۃ مُلک

سرور کائنات نبی کریم ﷺ روزانہ رات کو سونے وقت سُورۃ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص عشاء کی نماز کے بعد سوتے وقت اس سورۃ کی تلاوت روزانہ کرے گا، انشاء اللہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، مغفرت نصیب ہوگی، سکرات سے امن پائے گا، مقروض قرض سے نجات پائے گا۔ رویت ہلال کے وقت تلاوت کرنیوالا سارا مہینہ آرام سے بسر کریگا۔ آشوب چشم کے لیے روزانہ تین بار متواتر پڑھ کر دم کرنا بھی مفید ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ سُورت اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کا اس وقت تک سوال کرتی رہتی ہے جب تک کہ اس کو بخش نہیں دیا جاتا۔ سورۃ ملک پڑھنے کے سورۃ تکاثر تین مرتبہ پڑھ لے افضل ہے۔

سُورۃ مُزمّل

اس سُورت کے تلاوت کرنے سے کشادگیٔ رزق ہوتی ہے۔اور جو شخص مصیبت اور پریشانی کے زمانہ میں اس کو پڑھے گا تو انشاء اللہ اس کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

سُورۃ نبأ

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جس شخص نے سُورۃ نباء پڑھی، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو شراب طہور پلائے گا، ظہر کے بعد تلاوت کرنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا اور نماز عصر کے بعد اس کو پڑھنے سے بصارت زائل نہ ہوگی۔

سُورۃ تغابُن

سورۃ تغابن پانی پر دم کر کے مکان کے در و دیوار پر چھڑکنا طاعون، ہیضہ اور آسیب وغیرہ کے لیے مفید ہے، اگر کوئی اس کو پڑھ کر کسی ظالم کے پاس جائے تو اس کے ظلم کے شر سے محفوظ رہے گا۔

سُورۃ سجدہ

ایک روایت ہے کہ! نبی کریم ﷺ کو سونے سے پہلے روزانہ سورۃ سجدہ اور سُورۃ ملک کو تلاوت فرمایا کرتے تھے، یہ سُورۃ میدانِ حشر میں اپنے پڑھنے والے کے لیے خُدا کے حضور سفارش کرے گی۔

سُورۃ فتح

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر اس سُورۃ کو تین بار پڑھنا باعث کشادگی رزق ہے۔جہاز یا کشتی میں سُوار ہوتے وقت پڑھیں تو انشاء اللہ ڈوبنے سے مامون و محفوظ رہیں گے۔

سُورۃ نوح

اس سورت کی تلاوت کی برکات سے ہر قسم کے حاجات پورے ہوتے ہیں اور رنج والم دور ہوتے ہیں۔

سُورۃ جن

آسیب زدہ کو روزانہ سات بار سات روز تک پڑھ کر دَم کرنے سے آسیب بھاگ جائے۔اس کا پڑھنا قید سے رہائی کیلئے بھی مفید ہے۔

سُورۃ فجر

صبح کے وقت سورۃ فجر کی تلاوت کرنے والا شخص انشاء اللہ تمام دن خوشی سے گزارے گا۔

سُورۃ دُخان

سُورۃ دُخان پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ خاص رحمتیں اور برکتیں عطا فرماتا ہے۔شعبان کی پندرھویں شب سورۃ دُخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم ستر حاجات دُنیا کی اور ستر حاجات آخرت کی قبول فرمائیگا۔

سورۃ انعام

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب سُورۃ انعام اُتری تو آپ ﷺ نے (بے ساختہ) سُبحان اللہ کہا اور پھر فرمایا کہ! بخُدا اس سُورت کو پہنچانے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ اِن کے ہجوم سے آسمان کے کنارے ڈھک گئے، جس مہم اور غرض کے لیے چاہے اس سُورت کو پڑھے اور پھر دعا کرے، انشاء اللہ پُوری ہوگی۔

سُورۃ بقرہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں سُورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان یقیناً اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں، اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک رات سونے وقت جس گھر میں پڑھی جائیں تین دن تک شیطان اُس گھر کے پاس بھی نہیں آتا۔

سُورۃ جن

آسیب زدہ کو روزانہ سات بار سات روز تک پڑھ کر دَم کرنے سے آسیب بھاگ جائے۔اس کا پڑھنا قید سے رہائی کیلئے بھی مفید ہے۔

سُورۃ فجر

صبح کے وقت سورۃ فجر کی تلاوت کرنے والا شخص انشاء اللہ تمام دن خوشی سے گزارے گا۔

سُورۃ دُخان

سُورۃ دُخان پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ خاص رحمتیں اور برکتیں عطا فرماتا ہے۔شعبان کی پندرھویں شب سورۃ دُخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم ستر حاجات دُنیا کی اور ستر حاجات آخرت کی قبول فرمائیگا۔

سورۃ انعام

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب سُورۃ انعام اُتری تو آپ ﷺ نے (بے ساختہ) سُبحان اللہ کہا اور پھر فرمایا کہ! بخُدا اس سُورت کو پہنچانے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ اِن کے ہجوم سے آسمان کے کنارے ڈھک گئے، جس مہم اور غرض کے لیے چاہے اس سُورت کو پڑھے اور پھر دعا کرے، انشاء اللہ پُوری ہوگی۔

سُورۃ بقرہَ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں سُورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان یقیناً اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں، اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک رات سونے وقت جس گھر میں پڑھی جائیں تین دن تک شیطان اُس گھر کے پاس بھی نہیں آتا۔

سُورۃ بقرہ و سُورۃ آلِ عمران

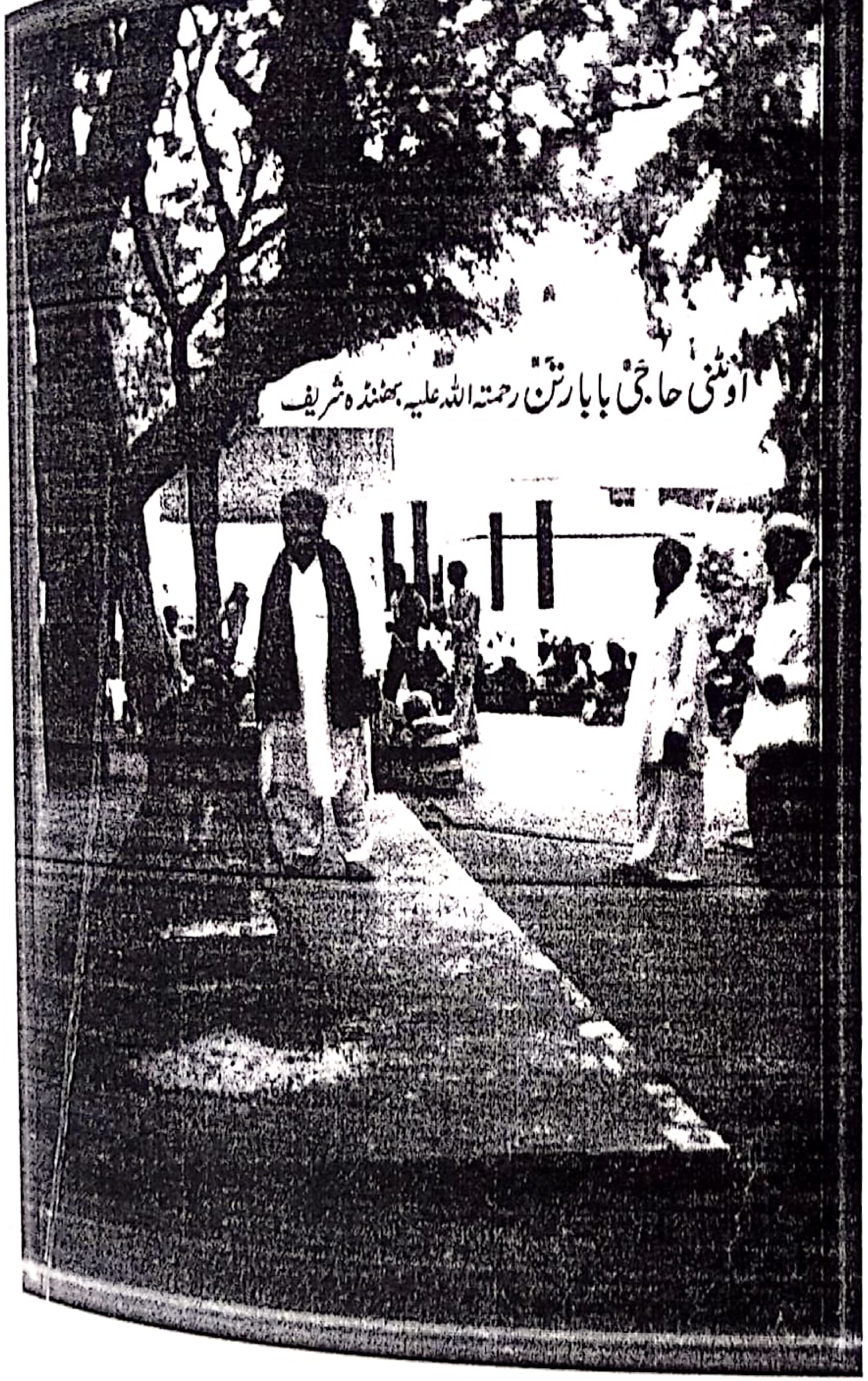
حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں پڑھا کرو (سورۃ بقرہ اور سورۃ آلِ عمران) اِس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دِن اس طرح آئیں گی، گویا وہ دو سایہ فگن بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا دو پَر سے بندھے ہوئے پرندوں کی ٹکڑیاں ہیں، اپنے پڑھنے والوں کے بخشوانے کے لیے اللہ تعالی سے جھگڑا کرتی ہوں گی۔

شوگر کے مریضوں کے لیے

ڈھائی ماہ تک بلا ناغہ 3 مرتبہ صبح اور 3 مرتبہ شام یہ دُعا پڑھ کر پانی پر دِم کر کے پیجئے (اول و آخر درودِ پاک 3 مرتبہ) یہی دُعا بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔



نظر بد کے لیے دُعا

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ نظر بد کے لیے مفید ہے۔

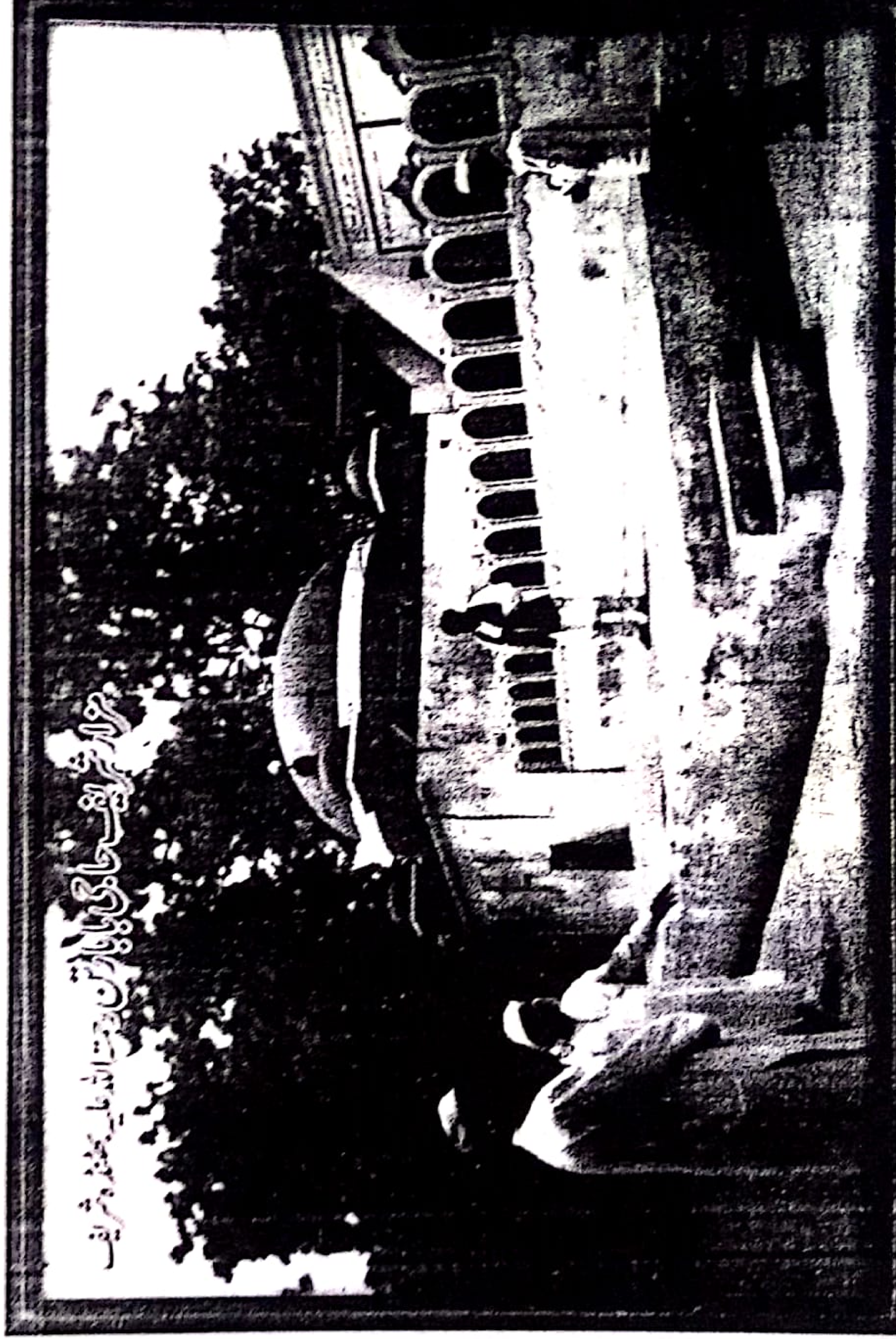
وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

ترجمہ:۔ اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو شدت عداوت سے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ! گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے۔ (یہ ایک محاورہ ہے) اور کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں، حالانکہ یہ قرآن جسکے ساتھ آپ تکلم فرماتے ہیں، تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے۔

دل کے مورے کا علاج

اوّل و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ یہ دُعا پڑھ کر سینے پر دم کریں، انشاء اللہ تعالیٰ دِل کی ہر بیماری سے شفاء ہوگی۔

یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ دِلِ مَارَا کُنْ مُسْتَقِیْمْ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○



قضاء عمری

صحیح حدیث شریف مفہوم ہے کہ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، اگر کبھی سوتے ہوئے وقت گزر جائے یا غفلت سے قضاء ہو جائے تو جلد سے جلد ادا کرے۔ بیس تیس برس یا اس سے بھی زیادہ نمازیں قضا کی ہوں تو ان سب کو پڑھے۔ یہ جو مشہور ہے کہ قضاءِ عمری کی چار رکعتیں پڑھ لینے سے سب ادا ہو جاتی ہیں، بالکل غلط ہے۔

مسئلہ:۔ قضا نماز کی نیت میں یہ ضروری ہے کہ وقت اور تاریخ مقرر کر کے نیت کرے۔ لیکن چونکہ تاریخ کا مقرر کرنا بہت مشکل ہے، اس لیے جن کے ذمہ بہت سی قضا ہوں یا جن کو یہ یاد نہ ہو کہ کس دن کی نماز قضاء ہوئی تھی تو ان کے لئے علماء نے بتایا ہے کہ ہر قضاء نماز کی نیت میں یوں کہے کہ میرے ذمہ سب سے اول جو فلاں نماز (مثلاً ظہر یا عصر) ہے اس کو پڑھتا ہوں۔

مثال کے طور پر ایک پوری نیت ذکر کرتے ہیں "نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز فرض ظہر کی جو سب سے اول میرے ذمہ ہے، واسطے اللہ تعالیٰ کے رُخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر"۔

مسئلہ:۔ قضا صرف فرضوں اور وتروں کی ہوتی ہے۔ سنتوں اور نفلوں کی نہیں۔ اس حساب سے ایک روز کی قضا نمازوں کی بیس رکعتیں ہوئیں۔ فجر کے دو فرض، ظہر کے چار فرض، عصر کے چار فرض، مغرب کے تین فرض، عشاء کے چار فرض اور تین وتر۔ اگر روزانہ بیس رکعت پڑھ لیا کرے تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ اللہ سے ڈرنے والے تو ایک دن میں کئی کئی دن کی نماز قضاء پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر فجر کی نماز قضاء ہو جائے اور اسی روز زوال سے پہلے پہلے پڑھ لے تو سنت اور فرض دونوں پڑھے۔

مسئلہ:۔ گھر پر جو ظہر، عصر اور عشاء کی نماز قضاء ہوئی ہو تو اس کی قضاء میں چار ہی رکعت پڑھے، گو سفر پڑھ رہا ہو۔ اور جو ظہر و عصر اور عشاء کی نماز سفر میں قضا ہوئی ہو (بشرطیکہ وہ سفر 48 میل کا ہو تو) اس کی قضاء دو رکعت ہی پڑھے، اگرچہ گھر پر پڑھ رہا ہو۔

حروف آخر

یہ اللہ کا مجھ پر کرم ہوا اور اپنے پیر مُرشد کی نگاہیں ہیں جو کہ میں نے اس کتاب کا اہتمام کیا ہے اور اس سعادت میں ہمارے پیر جناب انوار علی شاہؒ مداروی گدی نشین نے قدم بہ قدم میری رہنمائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نواز اور جناب پروفیسر ثاقب قریشی، محترم جناب شبیر سانبھری، جناب محمد عمر الوری، جناب حاجی محمد اقبال نربان، جناب محمد حبیب الرحمٰن، جناب اشفاق حسین قریشی صاحب نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کی تیاری میں دیا اور آخر میں اُن تمام دوستوں، ہمدردوں کا شکریہ جنہوں نے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری رہنمائی اور مدد فرمائی جس کی بدولت آج یہ خوبصورت تحفہ آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

دعا ہے کہ! اللہ تعالیٰ میرے پیرومُرشد حضرت انوار علی شاہ کو بے پناہ عزت و منزلت عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہماری مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

(آمین)

طالب دعا: فقیر مشتاق احمد آرائیں مداروی